A-PDF Watermark DEMO: Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

استوصوا بالنساء خیراً (الحدیث)

ماہنامہ بنات اہلسنت

مدیر اعلیٰ
مولانا محمد الیاس گھمن

جلد نمبر 2 | اگست 2011ء | شمارہ 8

دو عظیم احسان رمضان اور پاکستان

تراویح کا مسئلہ متنازع نہ بنایا جائے

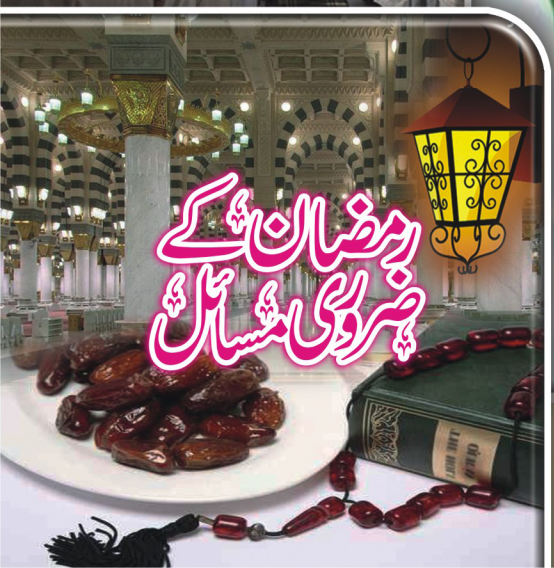

رمضان کے ضروری مسائل

احناف میڈیا سروس

استوصوا بالنساء خیراً (الحدیث)

ماہنامہ

بناتِ اہلسنت لاہور

جلد نمبر 2 | اگست 2011ء | شمارہ 8

زیر سرپرستی

حضرت اقدس، عارف باللہ حکیم

شاہ محمد اختر دامت برکاتہم

سرکولیشن مینیجر

بشیر احمد قاسمی | مولانا محمود

ایجنسی ہولڈرز مہر لگائیں اور ہدیہ دینے والے اپنا نام لکھیں!

منی آڈر بھیجنے کا پتہ

مکتبۃ اہل السنۃ والجماعۃ

87 جنوبی لاہور ڈویژن سرگودھا

0300-8172087, 0332-6311808

www.islahunnisa.com

islahunnisa@gmail.com

معاون مدیر

عابد جمشید رانا

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور، ایم فل پنجاب یونیورسٹی لاہور

حافظ محمد کلیم اللہ

فاضل دار العلوم عیدگاہ کبیر والا، فاضل شعبہ صحافت جامعۃ الرشید کراچی

بیرون ممالک

امریکہ، اسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک

35 ڈالر ..... سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک

25 ڈالر ..... سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر ..... سالانہ

قیمت فی شمارہ -/20 روپے

سالانہ زرتعاون

-/240 روپے

خط وکتابت

دفتر ماہنامہ بنات اہلسنت

بالمقابل جامعہ حقانیہ نزد پیکجز فیکٹری قینچی امرسدھو لاہور

042 36185019

ایک نظر میں

3 درسِ قرآن

4 درسِ حدیث

5 نعت شریف (غیر منقوط)
ادیب رائے پوری

6 دو عظیم احسان رمضان اور پاکستان
اداریہ

9 رمضان کے ضروری مسائل
مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

27 فقید المثال امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سیمینار
مولانا محمد کلیم اللہ

32 صلوۃ التسبیح کیسے ادا کی جاتی ہے؟؟
مولانا عابد جمشید رانا

33 تراویح کا مسئلہ متنازع نہ بنایا جائے
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

46 صدقہ فطر کے احکام
مفتی عبد الشکور ترمذی رحمہ اللہ

49 چند اہم اسلامی آداب
الشیخ عبد الفتاح ابو غدہ رحمہ اللہ

52 گھریلو جھگڑے کیسے ختم ہوں؟
پیر ذوالفقار احمد نقشبندی

55 رمضان اور رحمت رحمٰن
مولانا محمد بلال تھنگوی

61 ہمارا کچن
اہلیہ مولانا محمد کلیم اللہ

62 غزالاں تم تو واقف ہو

اور بہت کچھ

islamicurdubooks.net

صلوۃ التسبیح ادا کرنے کا طریقہ

چار رکعات صلوۃ التسبیح میں "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کو نیچے دیے گئے نقشے کے مطابق پڑھیں۔

	قیام	رکوع	قومہ	پہلا سجدہ	جلسہ	دوسرا سجدہ	جلسہ
پہلی رکعت	قرات سے فارغ ہونے کے بعد 15 مرتبہ	رکوع کی تسبیح پڑھ لینے کے بعد 10 مرتبہ	سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنے کے بعد 10 مرتبہ	جب سجدے کی تسبیح پڑھ لیں 10 مرتبہ	جب پہلے سجدے سے اٹھ کر بیٹھ جائیں 10 مرتبہ	جب سجدے کی تسبیح پڑھ لیں 10 مرتبہ	دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھ جائیں 10 مرتبہ
دوسری رکعت	قرات سے فارغ ہونے کے بعد 15 مرتبہ	رکوع کی تسبیح پڑھ لینے کے بعد 10 مرتبہ	سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنے کے بعد 10 مرتبہ	جب سجدے کی تسبیح پڑھ لیں 10 مرتبہ	جب پہلے سجدے سے اٹھ کر بیٹھ جائیں 10 مرتبہ	جب سجدے کی تسبیح پڑھ لیں 10 مرتبہ	دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھ جائیں 10 مرتبہ
تیسری رکعت	قرات سے فارغ ہونے کے بعد 15 مرتبہ	رکوع کی تسبیح پڑھ لینے کے بعد 10 مرتبہ	سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنے کے بعد 10 مرتبہ	جب سجدے کی تسبیح پڑھ لیں 10 مرتبہ	جب پہلے سجدے سے اٹھ کر بیٹھ جائیں 10 مرتبہ	جب سجدے کی تسبیح پڑھ لیں 10 مرتبہ	دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھ جائیں 10 مرتبہ
چوتھی رکعت	قرات سے فارغ ہونے کے بعد 15 مرتبہ	رکوع کی تسبیح پڑھ لینے کے بعد 10 مرتبہ	سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنے کے بعد 10 مرتبہ	جب سجدے کی تسبیح پڑھ لیں 10 مرتبہ	جب پہلے سجدے سے اٹھ کر بیٹھ جائیں 10 مرتبہ	جب سجدے کی تسبیح پڑھ لیں 10 مرتبہ	دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھ جائیں 10 مرتبہ

نوٹ: تسبیح مذکور کے اضافے کے علاوہ باقی ساری نماز ویسے ہی ادا کریں جیسے عام طور پر ادا کی جاتی ہے۔

Bank Account: Title: Abid Jamshaid , Branch Code: 0205
Account # 02000003177, Meezan Bank
Y block D.H.A. Lahore

Contact Us: www.ahnafmedia.com, www.alittehaad.org, www.islahunnisa.com
Email_markazhanfi@gmail.com, Cell_0321-4231173
zarbekaleem313@gmail.com, Cell_0332-4576084

احناف میڈیا سروس AMS

Designed: Ahnaf Media Service

احناف ٹرسٹ

محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
متکلم اسلام مولانا

- قدرتی آفات کے متاثرین کی قانونی دائرے میں رہتے ہوئے ہر ممکن امداد
- عوام الناس کے لیے دینی علمی، اصلاحی اور تاریخی کتب پر مشتمل لائبریریوں کا قیام
- دینی وعصری علوم سے ہم آہنگ اداروں کا قیام
- علماء، مبلغین اور طلباء کی معاشی ضروریات کا انتظام
- باصلاحیت اور مستحق طلباء وطالبات کی تعلیمی کفالت
- بے سہارا، نادار اور مفلس لوگوں کی کفالت
- خواتین کو ہنر مند بنانے کے لیے ووکیشنل سنٹرز کا قیام
- فری ڈسپنسریز کا قیام اور ایمبولینس سروس کی سہولت

اغراض و مقاصد

بینک اکاؤنٹ

Title Abid Jamshaid , Branch Code 0901
Account # 02000002899,Meezan Bank kashmir plaza gujranwala

رابطہ کیلئے

www.ahnaftrust.com,www.alittehaad.org,www.islahunnisa.com
Email_ahnaftrust@gmail.com,Cell_0321-4231173,0306-2251253

http://islamicurdubooks.net

مکتبۂ اہل السنۃ والجماعۃ

87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

کی معرکۃ الآراء کتب

- حدیث اور سنت میں فرق ــــ مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ
- میں حنفی کیسے بنا؟ ــــ مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ
- نماز اہل السنّت ــــ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
- فرقہ اہلحدیث کا تحقیقی جائزہ ــــ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
- فرقہ بریلویت کا تحقیقی جائزہ ــــ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
- جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ ــــ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
- صراط مستقیم کورس (برائے مرد حضرات) ــ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
- صراط مستقیم کورس (برائے خواتین) ــــ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
- عقائد اہل السنہ والجماعۃ ــــ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
- القواعد فی العقائد ــــ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
- فضائل اعمال پر اعتراضات کا جواب ــ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
- مسئلہ بیس تراویح ــــ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
- اصول مناظرہ ــــ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
- مناظرہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ــــ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

- داڑھی کا وجوب اور مسنون مقدار ــــ مولانا منیر احمد منور حفظہ اللہ
- فرقہ واریت ــــ مولانا منیر احمد منور حفظہ اللہ
- آئینہ غیر مقلدیت ــــ مولانا منیر احمد منور حفظہ اللہ
- بارہ مسائل ــــ مولانا منیر احمد منور حفظہ اللہ
- حنفی تحقیقی جائزہ ــــ مولانا منیر احمد منور حفظہ اللہ
- حقیقی نظریات صحابہ رضی اللہ عنہم ــــ مولانا نور محمد تونسوی حفظہ اللہ
- اسلام کے نام پر ہوئی پرستی ــــ مولانا نور محمد تونسوی حفظہ اللہ
- منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں ــ مولانا نور محمد تونسوی حفظہ اللہ
- 135 سوالات کے جوابات ــــ مولانا نور محمد تونسوی حفظہ اللہ
- تبلیغی جماعت اور مشائخ عرب ــــ مولانا نور محمد تونسوی حفظہ اللہ
- گوہر شاہیت اور قادیانیت ــــ مولانا محمد نواز فیصل آبادی حفظہ اللہ
- امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت شان ــ مولانا عبدالستار مروت حفظہ اللہ
- چھپے راز مکمل (5) حصے ــــ مفتی محمد عمر حفظہ اللہ
- کھلے راز ــــ عامر انوری حفظہ اللہ

- نماز میں رفع یدین نہ کرنے کے دلائل: ــــ 30/-
- نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے دلائل: ــــ 30/-
- نماز میں آمین آہستہ کہنے کے دلائل: ــــ 30/-
- نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کے دلائل: ــــ 30/-
- مسئلہ تقلید کے دلائل ــــ 30/-
- عقیدہ حیات النبیؐ کے دلائل ــــ 30/-
- مسئلہ تین طلاق کے دلائل: ــــ 30/-
- بیس رکعات تراویح کے دلائل: ــــ 30/-
- جرابوں پر مسح نہ کرنے کے دلائل: ــــ 30/-
- عقائد ونظریات (اہل سنت والجماعت) ــــ 30/-
- مکے اور مدینے والوں سے غیر مقلدین کے شدید اختلافات ــــ 30/-
- ننگے سر نماز نہ پڑھنے اور سر ڈھانپ کر پڑھنے کے دلائل ــــ 30/-
- مرد اور عورت کی نماز میں فرق کے دلائل ــــ 30/-

مسائل ودلائل پر مبنی خوبصورت رنگین پوسٹرز

CONTACT US

0321-6353530

http://islamicurdubooks.net

قال اللہ تعالی :''كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ o

ترجمہ: اللہ تعالی کا ارشاد مبارک ہے کہ''اے امت محمد یہ!تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم تقوی اختیار کرو۔''

تشریح: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں کہ اے آخر الزمان پیغمبر کی امت تم پر باقی احکام کی طرح ایک اور حکم''روزہ'' بھی فرض کیا گیا ہے۔یہ تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کئے گئے تھے اور یہ اس لیے ہے کہ تم تقوی اختیار کرلو۔اس آیت کریمہ میں مجموعی طور پر تین باتیں سامنے آتی ہیں: روزہ کی فرضیت،سابقہ امم پر بھی یہ حکم تھا اور تقوی۔

روزہ کسے کہتے ہیں؟ روزہ شریعت اسلامیہ کی اصطلاح میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رکنے کا نام ہے۔اگر ان تین کاموں میں سے کوئی کام جان بوجھ کر کرلیا تو روزہ ختم ہوجائے گا رمضان میں ایسا کیا تو قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا۔نمبر دو سابقہ امم پر بھی یہ حکم فرض تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فریضہ اللہ کے ہاں بہت اہم ہے تبھی تو سابقہ امم میں بھی اس کو فرض رکھا گیا اور تیسری چیز ہے تقوی اس بارے میں یاد رکھیں کہ صرف کثرت سے نوافل اور تسبیحات پڑھنے کا نام تقوی نہیں بلکہ تمام امور دینیہ کو بروقت بجالانا اور جن باتوں سے شریعت نے روک دیا ہے اس سے انسان رُک جائے لہذا ان کاموں سے رکنا جن کے بارے میں شریعت نے روک دیا ہے اور ان باتوں پر عمل کرنا جن کے بارے شریعت میں حکم ہے کہ ان کو کرنا ہے۔معلوم ہوا کہ روزہ سے مقصد انسان کو بھوکا پیاسا رکھنا نہیں بلکہ اللہ کی رضا مقصود ہوتی ہے۔اللہ تعالی ہم سب کو اس ماہ مقدس کے احترام کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین یارب العالمین)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کو خاص طور پر رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں عطا کی ہیں جو اس سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئیں۔ (۱) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے (۲) روزہ داروں کے لیے دریا کی مچھلیاں افطار تک برابر دعا کرتی رہتی ہیں (۳) جنت کو ہر روز ان کے لیے سجایا جاتا ہے اور اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے نیک بندے دنیا کی مشقتیں جھیل کر تجھ میں آ کر آرام کریں گے (۴) اس ماہ میں سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے کہ وہ ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ پاتے جن کی طرف رمضان کے علاوہ پہنچ جاتے ہیں (۵) اس ماہ کی آخری رات روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے۔'' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مغفرت والی رات شب قدر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ضابطہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ! ہم ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا؛ فرمایا ''آمین'' جب دوسرے زینے پر قدم مبارک رکھا تو بھی فرمایا ''آمین'' اس کے بعد تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو بھی ارشاد فرمایا ''آمین'' جب آپ خطبہ سے فارغ ہوئے تو صحابہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج ہم نے ایسی بات دیکھی جو اس سے پہلے نہیں دیکھی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت جبرئیل امین تشریف لائے تھے جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا: ''ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اس کی مغفرت نہ ہو سکی۔ میں نے کہا کہ ''آمین'' (یعنی اے اللہ! اس بات کو قبول فرما) جب دوسرے زینے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے۔'' میں نے کہا ''آمین'' جب میں تیسرے درجہ پر پہنچا تو انہوں نے کہا: ''ہلاک ہو وہ شخص بھی جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکے۔'' میں نے کہا آمین..... اللہ ہم سب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قابل فخر امتی بنائے۔ آمین یارب العالمین

وہ محکوموں کا حامی اور مدد گار
وہ محکوموں کا ہمدم اور روادار
وہ اُمّی اور وہ امّ الکلامی
کرے اللہ سے وہ ہمکلامی
عصا اسلام کا وہ کملی والا
وحی اللہ کی اسی کا حوالہ
سرودِ لا الٰہ اس کا دمامہ
کمالِ آگہی ، اُس کا عمامہ
وہ صالح ، صلح کل ، مسعود و محمود
وہی ہے حاصلِ آرام و آسود
وہ عاصم عدل کی سوداگری کا
اسی کے سر ہے سہرا ، سروری کا
وہی اولادِ آدم کا موکد
وہی احمد وہی محمود و حامد
وہی ہمدم وہی ہر دکھ کا مرہم
درود اس کا ہمارا ورد ہر دم
سلام اے داعیِ وحی الٰہی
سلام اے لا و الّا کی گواہی
سلام اے صلح کامل کے مدرس
سلام اے عدلِ دائم کے موسس

https://islamicurdubooks.net

اداریہ

دو عظیم احسان ....رمضان اور پاکستان

آج سے 64 برس قبل رمضان المبارک کی ستائیسویں شب تھی جب اہل اسلام کے لہو سے سیراب ہونے والی آزادی کی کونپل شجر سایہ دار بنی، 14 اور 15 اگست کی درمیانی رات میں آل انڈیا ریڈیو پر ''یہ ریڈیو پاکستان ہے'' کی آواز بلند ہوئی۔ مسلمانان ہند کے لیے یہ پرمسرت مژدہ نوید مسیحا سے کم نہ تھا، بیک وقت کئی نعمتیں ظاہر ہوئیں نعمت رمضان نعمت آزادی نعمت پاکستان نعمت شب قدر اور دوسرے دن جمعۃ الوداع کی نعمت۔

پاکستان بنانے میں اہل اسلام نے قربانیوں کی جو داستان رقم کی ہے تاریخ کے اوراق پر ایسے سنہری باب کہیں نہیں ملتے۔ جہاں بچے یتیم ہو رہے ہیں، خواتین اپنے سہاگ کی بجائے بیوگی کے عصا سے سہارا لے کر چل رہی ہوں بہادر نوجوان جرات و ہمت کے مجسمے آزادی وطن کے لیے اپنی جان کو ہتھیلیوں پر لیے میدان میں مسکرا رہے ہوں۔

اس آزادی میں میرے اکابر علماء دیوبند نے جو مثالی قیادت کا کردار ادا کیا ہے۔ صبح قیامت تک پیدا ہونے والا مورخ اس کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ عوام الناس میں، خصوصا اہل اسلام میں علماء دیوبند نے آزادی کی وہ روح پھونکی جس کی وجہ سے آج ہم اس ملک میں ''آزاد'' ہیں.....معاف کیجئے گا.....میرا قلم اس آزادی کو قومین (''.....'') کے درمیان لکھنے پر مجبور ہو گیا ہم ''آزاد'' ہیں۔

ذرا سنیے! کیسے آزاد؟.....خدائی احکامات سے، فرامین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے، تعلیمات اولیاء سے، ہمدردی اور ایثار سے، اخوت اور پیار سے، شرعی قوانین سے اور ہر اس چیز سے ''آزاد'' ہیں۔ جس پر پابندی اسلام کا لازمی فریضہ ہے۔ جسم ''آزاد'' اور دماغ ''غلام'' ہیں زبان ''آزاد'' اور دل غیر ملی کے ہاتھ کا مہرہ.....

آپ بتلایئے! کیا اسی ''آزادی'' کے لیے ہمارے آباء واجداد خاک وخون میں تڑپ گئے؟؟ کیا اسی آزادی کے لیے مائیں اپنے دودھ پیتے بچے قربان کرتی رہیں؟؟ اور کیا اسی آزادی کے لیے ہم الگ وطن حاصل کرتے رہے؟؟.....ہونہہ۔تف ہے ایسی آزادی پر! اور ایسے آزاد لوگوں پر جنہوں نے اسلاف کے مدفن بیچ کھائے ہیں۔ہاں! ہم آزاد اس لیے ہوئے تھے

پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ

یہاں پر اسلام کا بول بالا کریں گے، آزدی کے ساتھ عبادات بجالائیں گے، اخوت ومحبت کی نیا میں سوار ہو کر دل کے ارمان پورے کریں گے۔مگر.....

خیر! کوئی بات نہیں.....ہم مایوسی کے مرض میں مبتلا نہیں.....بلکہ مبتلا شدہ لوگوں کو اس مرض سے چھٹکارا دلاتے ہیں..... ہم پورے عزم اور ارادے کے ساتھ اس وقت بھی وطن عزیز میں امن وسلامتی کے لیے ہر وقت سرگرم ہیں اللہ گواہ ہے یہ ملک ہم نے بنایا تھا ہم ہی بچائیں گے۔

انگریز ہم سے بدلہ لینے پر مصر ہے اور اندرون خانہ وہ ہم میں خانہ جنگی کرانا چاہتا ہے وہ ہمیں فرقہ واریت کی آگ میں دھکیلنا چاہتا ہے لیکن ہم اپنے اسلاف کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اسلاف کے دامن سے وابستہ رہیں گے۔ہاں! وہ لوگ ضرور اس فرقہ واریت کا شکار ہوں گے جو اکابر امت پر اعتماد نہیں کرتے۔اعتماد تو کجا! ان پر سب وشتم کرنا اپنا ''ایمانی فرض'' سمجھتے ہیں اللہ تعالی ہم سب کو اہل حق کے ساتھ وابستہ ہونے کی توفیق دے۔

دوسری عظیم نعمت رمضان المبارک ہے اس ماہ مقدس میں اہل اسلام کثرت سے پابندی صوم وصلوٰۃ، تلاوت قرآن کے ساتھ ساتھ عمرے کی ادائیگی، صدقہ وخیرات رواداری، مروت، رحمدلی، بھائی چارگی، وغیرہ پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

اس بار پھر رمضان اپنی برکات کے ساتھ ساتھ آزادی وطن کی یادگاریں لا رہا ہے۔ جہاں ہمیں شکرانِ نعمت کے لیے خدا کے حضور سجدہ ریز ہونا ہوگا وہاں اس بات کا عزم بھی کرنا ہوگا کہ وطن عزیز کی سالمیت اور بقاء کے لیے نفاذ اسلام کے لیے ہم ہر وقت مستعد ہیں۔ان شاء اللہ۔

علم کے مسافر.....رواں دواں رواں دواں

علم خدا کی معرفت اور تجلی کا نام ہے، اسی کے بل بوتے انسان اور حیوان میں فرق کیا جاسکتا ہے اسی کے طفیل انسان شرف ''مسجودِ ملائک'' کو پالیتا ہے اور علم.....علم دین.....سے دوری انسان کو **اولئک کالانعام بل ھم اضل** کا مصداق بنادیتی ہے۔علم دین میں بنیادی مرکزی اور اساسی اہمیت حاصل ہے عقائد ونظریات کو پھر درجہ بدرجہ مسائل واحکام کو۔باقی علوم مثلاً گرائمر، صرف، نحو، منطق، فلسفہ وغیرہ یہ علوم نبوت کے خادم ہیں، سارا سال دینی مدارس میں علوم نبوت کی تحصیل کے کوشاں متقدایان امت مرحومہ علماء کرام مصروف رہتے ہیں.....وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات کے فوراً بعد مرکز اھل السنّت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا میں 12 روزہ دورہ تحقیق المسائل (از 9 جولائی تا 21 جولائی 2011) کا انعقاد کیا گیا تھا۔مرکز کے حضرات اساتذہ کرام نے اس سے قبل اس پر طویل مشاورت سے راقم کو اہم امور کی جانب متوجہ کیا جس پر راقم تمام حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہے۔ملک بھر سے 180 کے لگ بھگ علماء کرام مرکز اھل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا دورہ تحقیق المسائل کے لیے تشریف لائے علاوہ ازیں ahnafmedia.com،alittehaad.org اور دیگر مختلف ویب سائیٹس پر مکمل اسباق براہ راست نشر کیے گئے احناف میڈیا سروس کے ذمہ داران مولانا عابد جمشید، مولانا محمد کلیم اللہ اور ان کے ساتھیوں نے لاہور دفتر احناف میڈیا سروس سے ہی اسے کنٹرول کیا۔الحمد للہ ملک بھر اور زیادہ تر بیرون ممالک کے پڑھے لکھے افراد اس پروگرام سے براہ راست مستفید ہوتے رہے۔آخر میں راقم اپنے آنے والے مہمانان گرامی خصوصا حضرات اساتذہ کرام: امیر اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ پاکستان مولانا منیر احمد منور، مولانا شفیق الرحمٰن امیر اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ پنجاب، مولانا عبدالشکور حقانی امیر اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ لاہور ڈویژن مولانا محمد رضوان عزیز، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائد مولانا اللہ وسایا مولانا مفتی شبیر احمد، مولانا محمد اکمل، مولانا محمد عاطف معاویہ اور تمام شرکاء کورس کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات میں عقیدے اور نظریے کی محنت کو ترجیح دی۔

مسئلہ۱: رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو مجنون اور نابالغ نہ ہو فرض ہیں جب تک کوئی عذر نہ ہو روزہ چھوڑنا درست نہیں اور اگر کوئی روزہ کی نذر مان لے تو روزہ فرض ہو جاتا ہے اور قضا اور کفارے کے روزے بھی فرض ہیں اور اس کے سوا اور سب روزے نفل ہیں رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں البتہ عید اور بقرعید سے بعد تین دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ۲: جب سے فجر کی نماز کا وقت آتا ہے اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک روزے کی نیت سے کھانا اور پینا چھوڑ دے اور مرد سے ہمبستر بھی نہ ہو شریعت میں اس کو ''روزہ'' کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر۳: زبان سے نیت کرنا اور کچھ کہنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب دل میں یہ دھیان ہے کہ آج میرا روزہ ہے اور سارا دن کچھ کھایا نہ پیا نہ ہمبستر ہوئی تو اس کا روزہ ہو گیا اور اگر کوئی زبان سے بھی کہہ دے کہ یا اللہ میں کل تیرا روزہ رکھوں گی یا عربی میں یہ کہہ دے کہ ''وبصوم غد نویت'' تو بھی کچھ حرج نہیں یہ بھی بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر۴: اگر کسی نے دن بھر نہ تو کچھ کھایا نہ پیا صبح سے شام تک بھوکی پیاسی رہی لیکن دل میں روزہ کا ارادہ نہ تھا بلکہ بھوک نہیں لگی یا کسی اور وجہ سے کچھ کھانے پینے کی نوبت نہیں آئی تو اس کا روزہ نہیں ہوا۔ اگر دل میں روزہ کا ارادہ کر لیتی تو روزہ ہو جاتا۔

مسئلہ۵: شریعت میں روزہ صبح صادق کے وقت سے شروع ہوتا ہے اس لیے جب تک صبح نہ ہو کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے بعض عورتیں سحری کھا کر نیت کی دعا پڑھ کر لیٹ رہتی ہے اور یہ سمجھتی ہیں کہ اب نیت کر لینے کے بعد کچھ کھانا پینا نہیں چاہیے۔ یہ خیال غلط ہے جب تک صبح نہ

ہو کھا پی سکتی ہے چاہے نیت کر چکی ہو یا ابھی نہ کی ہے۔

رمضان شریف کے روزے

مسئلہ۱: رمضان شریف کے روزے کی اگر رات سے نیت کر لے تو بھی فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا بلکہ صبح ہوگئی تب بھی یہی خیال رہا کہ میں آج کا روزہ نہ رکھوں گی۔ پھر دن چڑھے خیال آ گیا کہ فرض چھوڑ دینا بری بات ہے اس لیے اب روزہ کی نیت کر لی تب بھی روزہ ہو گیا لیکن اگر صبح کو کچھ کھا پی چکی ہو تو اب نیت نہیں کر سکتی۔

مسئلہ۲: اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دن کو ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے رمضان کے روزے کی نیت کر لینا درست ہے۔

مسئلہ۳: رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے یا رات کو اتنا سوچ لے کہ کل میرا روزہ ہے بس اتنی ہی نیت سے بھی رمضان کا روزہ ادا ہو جائے گا اگر نیت میں خاص یہ بات نہ آئی ہو کہ رمضان کا روزہ ہے یا فرض روزہ ہے تب بھی روزہ ہو جائے گا۔

مسئلہ۴: رمضان کے مہینے میں اگر کسی نے یہ نیت کی کہ میں کل نفل کا روزہ رکھوں گی رمضان کا روزہ نہ رکھوں گی بلکہ اس روزہ کی پھر کبھی قضا رکھ لوں گی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوگا اور نفل کا نہیں ہوگا۔

مسئلہ۵: پچھلے رمضان کا روزہ قضا ہو گیا تھا اور پورا سال گذر گیا اب تک اس کی قضا نہیں رکھی پھر جب رمضان کا مہینہ آ گیا تو اسی قضا کی نیت سے روزہ رکھا تب بھی اِسی رمضان ہی کا روزہ ہوگا اور قضا کا روزہ نہ ہوگا قضا کا روزہ رمضان کے بعد رکھے۔

مسئلہ۶: کسی نے نذر مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اللہ تعالیٰ کے لیے دو روزے یا ایک روزہ رکھوں گی پھر جب رمضان کا مہینہ آیا تو اس نے اسی نذر کے روزے

http://islamicurdubooks.net

رکھنے کی نیت کی رمضان کے روزے کی نیت نہیں کی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوگا نذر کا نہیں۔ نذر کے روزے رمضان کے بعد پھر رکھے سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ رمضان کے مہینے میں جب کسی روزے کی نیت کرے گی رمضان ہی کا روزہ ہوگا اور کوئی روزہ صحیح نہ ہوگا۔

مسئلہ۷: شعبان کی انتیسویں تاریخ کو اگر رمضان شریف کا چاند نکل آئے تو صبح کو روزہ رکھو اور اگر نہ نکلے یا آسمان پر ابر ہو اور چاند نہ دکھائی دے تو صبح کو جب تک یہ شبہ رہے کہ رمضان شروع ہوا یا نہیں، روزہ نہ رکھو۔ بلکہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے رمضان کے روزے شروع کرو۔

مسئلہ۸: انتیسویں تاریخ ابر آلود (بادل یا گرد وغیرہ) کی وجہ سے رمضان شریف کا چاند نہیں دکھائی دیا تو صبح کو نفلی روزہ بھی نہ رکھو ہاں اگر ایسا اتفاق ہو جائے کہ ہمیشہ پیر اور جمعرات یا کسی اور مقرر دن کا روزہ رکھا کرتی تھی اور کل وہی دن ہے تو نفل کی نیت سے صبح کو روزہ رکھ لینا بہتر ہے پھر اگر کہیں سے چاند کی خبر آ گئی تو اسی نفل روزے سے رمضان کا فرض ادا ہو گیا اب اس کی قضا نہ رکھے۔

مسئلہ۹: بادل کی وجہ سے انتیس تاریخ کو رمضان کا چاند نہیں دکھائی دیا تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک کچھ نہ کھائیں نہ پئیں۔ اگر کہیں سے خبر آ جائے تو اب روزہ کی نیت کر لو اور اگر خبر نہ آئے تو کھائیں پئیں۔

مسئلہ۱۰: انتیسویں تاریخ کو چاند نہیں نکلا تو یہ خیال نہ کرو کہ کل کا دن رمضان کا تو ہے نہیں میرے ذمہ جو پچھلے سال کا ایک روزہ ذمہ میں ہے اس کی قضا ہی رکھ لوں یا کوئی نذر مانی تھی اس کا روزہ رکھ لوں اس دن قضا کا روزہ اور کفارہ کا روزہ اور نذر کا روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے کوئی روزہ نہیں رکھنا چاہیے اگر قضا یا نذر کا روزہ رکھ لیا پھر کہیں سے چاند کی خبر آ گئی تو بھی رمضان ہی کا روزہ ادا ہوگا۔ قضا اور نذر کا روزہ پھر سے رکھے اور اگر خبر نہیں آئی تو جس روزہ کی نیت کی تھی وہی ادا ہو گیا۔

قضا کے روزے

مسئلہ۱: جو روزے کسی وجہ سے جاتے رہے ہوں رمضان کے بعد بہت جلد ان کی قضا رکھ لیں دیر نہ کریں۔ بلا وجہ قضا رکھنے میں دیر کرنا گناہ ہے۔

مسئلہ۲: روزے کی قضا میں دن تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا کہ فلاں تاریخ کے روزے کی قضا رکھتی ہوں یہ ضروری نہیں بلکہ جتنے روزے قضا ہوں اتنے ہی روزے رکھ لینے چاہییں البتہ اگر دو سال رمضان کے کچھ کچھ روزے قضا ہو گئے اس لیے دونوں سال کے روزے کی قضا رکھنا ہے تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتی ہوں۔

مسئلہ۳: قضا روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوئی بلکہ وہ نفلی روزہ ہو گیا قضا کا روزہ پھر سے رکھے۔

مسئلہ۴: کفارے کے روزے کا بھی یہی حکم ہے کہ رات سے نیت کرنی چاہیے اگر صبح ہونے کے بعد نیت کی تو کفارہ کا روزہ صحیح نہیں ہوا۔

مسئلہ۵: جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں چاہے سب کو مسلسل رکھ لے چاہے تھوڑے تھوڑے کر کے رکھے دونوں باتیں درست ہیں۔

مسئلہ۶: اگر رمضان کے روزے ابھی قضا نہیں رکھے اور دوسرا رمضان آ گیا تو اب اِس رمضان کے ادا روزے رکھے اور عید کے بعد قضا رکھے لیکن اتنی دیر کرنا بُری بات ہے۔

مسئلہ۷: رمضان کے مہینے میں دن کو بے ہوش ہو گئی اور ایک دن سے زیادہ بے ہوش رہی تو بے ہوشی ہونے کے دن کے علاوہ جتنے دن بے ہوش رہی اتنے دنوں کی قضا رکھے۔ جس دن بے ہوش ہوئی اس ایک دن کی قضاء واجب نہیں ہے کیونکہ اس دن کا روزہ بوجہ نیت کے درست ہو گیا۔ ہاں! اگر اس دن روزہ سے نہ تھی یا اس دن حلق میں

http://islamicurdubooks.net

کوئی دوا ڈالی گئی اور وہ حلق سے اتر گئی تو اس دن کی قضاء بھی واجب ہے۔

مسئلہ۸: اگر رات کو بے ہوش ہوئی ہو تب بھی جس رات کو بے ہوش ہوئی اس ایک دن کی قضاء واجب نہیں ہے باقی اور جتنے دن بے ہوش رہی سب کی قضا واجب ہے ہاں اگر اس رات کو صبح کا روزہ رکھنے کی نیت نہ تھی یا صبح کو کوئی دوا حلق میں ڈالی گئی تو اس دن کا روزہ بھی قضا رکھے۔

مسئلہ۹: اگر سارے رمضان بھر بے ہوشی رہے تب بھی قضاء رکھنا چاہیے یہ نہ سمجھے کہ سب روزے معاف ہو گئے البتہ اگر جنون ہو گیا اور پورے رمضان بھر دیوانی رہی تو اس رمضان کے کسی روزے کی قضا واجب نہیں اور اگر رمضان شریف کے مہینے میں کسی دن جنون جاتا رہا اور عقل ٹھکانے ہو گئی تو اب سے روزے رکھنے شروع کرے اور جتنے روزے جنون میں گئے ان کی قضا بھی رکھے۔

نذر کے روزے

مسئلہ۱: جب کوئی روزہ کی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہے اگر نہ رکھے گی تو گناہ گار ہو گی۔

مسئلہ۲: نذر دو طرح کی ہے: ایک تو یہ کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر مانی کہ ''یا اللہ! اگر آج فلاں کام ہو جائے تو کل ہی تیرا روزہ رکھوں گی۔'' یا یوں کہا کہ ''یا اللہ! میری فلاں مراد پوری ہو جائے تو پرسوں جمعہ کے دن روزہ رکھوں گی۔'' ایسی نذر میں اگر رات سے روزہ کی نیت کرے تو بھی درست ہے اگر اگر رات سے نیت نہ کی تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے نیت کر لے یہ بھی درست ہے نذر ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ۳: جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی اور جب جمعہ آیا تو بس اتنی نیت کر لی کہ آج میرا روزہ ہے یہ مقرر نہیں کیا کہ یہ نذر کا روزہ ہے یا کہ نفل کی نیت کر لی تب بھی نذر کا

روزہ ادا ہوگا البتہ اس جمعہ کو قضا کا روزہ ہو جائے گا نذر کا روزہ پھر رکھے۔

مسئلہ۴: دوسری نذر یہ ہے کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر نہیں مانی بس اتنا ہی کہا: ''یا اللہ! اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو ایک روزہ رکھوں گی یا کسی کا نام نہیں لیا ویسے ہی کہہ دیا کہ پانچ روزے رکھوں گی ایسی نذر میں رات سے نیت کرنا شرط ہے۔ اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو نذر کا روزہ نہیں ہوا بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا۔

نفل کے روزے

مسئلہ۱: نفل روزے کی نیت اگر یہ مقرر کر کے کرے کہ میں نفل کا روزہ رکھتی ہوں تو بھی صحیح ہے اور اگر فقط اتنی نیت کرے کہ میں روزہ رکھتی ہوں تب بھی صحیح ہے۔

مسئلہ۲: دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک نفل کی نیت کر لینا درست ہے اگر دس بجے دن تک مثلاً روزے رکھنے کا ارادہ نہ تھا لیکن ابھی تک کچھ کھایا پیا نہیں پھر دل میں آ گیا اور روزہ رکھ لیا تو بھی درست ہے۔

مسئلہ۳: رمضان شریف کے مہینے کے سوا جس دن چاہے نفل کا روزہ رکھے جتنے زیادہ رکھے گی زیادہ ثواب پائے گی۔ البتہ عید الفطر کے دن اور بقرعید کی دسویں گیارہویں بارہویں اور تیرہویں؛ سال بھر میں فقط پانچ دن روزے رکھنے حرام ہیں اس کے سوا سب روزے درست ہیں۔

مسئلہ۴: اگر کوئی عید کے دن روزہ رکھنے کی منت مانے تب بھی اس دن کا روزہ درست نہیں اس کے بدلے کسی اور دن رکھ لے۔

مسئلہ۵: اگر کسی نے یہ منت مانی کہ میں پورے سال کے روزے رکھوں گی سال میں کسی دن کا روزہ بھی نہ چھوڑونگی تب بھی یہ پانچ روزے نہ رکھے باقی سب رکھ لے پھر ان پانچ روزوں کی قضا رکھ لے۔

http://islamicurdubooks.net

مسئلہ۶: نفل کا روزہ نیت کرنے سے واجب ہو جاتا ہے سو اگر صبح صادق سے پہلے یہ نیت کی کہ آج میرا روزہ ہے پھر اس کے بعد توڑ دیا تو اب اس کی قضا رکھے۔

مسئلہ۷: کسی نے رات کو ارادہ کیا کہ میں کل روزہ رکھوں گی لیکن پھر صبح صادق ہونے سے پہلے ارادہ بدل گیا اور روزہ نہیں رکھا تو قضا واجب نہیں۔

مسئلہ۸: شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا درست نہیں اگر اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لیا تو اس کے توڑوانے سے توڑ دینا درست ہے پھر جب وہ کہے تب اس کی قضا رکھے۔

مسئلہ۹: کسی کے گھر مہمان گئی یا کسی نے دعوت کر دی اور کھانا نہ کھانے سے اس کا جی بُرا ہوگا دل شکنی ہوگی تو اس کی خاطر سے نفل روزہ توڑ دینا درست ہے اور مہمان کی خاطر سے گھر والی کو بھی توڑ دینا درست ہے۔

مسئلہ۱۰: کسی نے عید کے دن نفل روزہ رکھ لیا اور نیت کر لی تب بھی توڑ دے اور اس کی قضا رکھنا بھی واجب نہیں۔

مسئلہ۱۱: محرم کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ روزہ رکھے اس کے گزرے ہوئے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے صرف دسویں کو روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۱۲: اس طرح بقرعید کی نویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا بھی ثواب ہے اس سے ایک سال کے اگلے اور ایک سال کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر شروع چاند سے نویں تک برابر روزے رکھے تو بہت ہی بہتر ہے۔

مسئلہ۱۳: شب برأت کی پندرہویں اور شوال کے چھ دن نفل روزہ رکھنے کا بھی

http://islamicurdubooks.net

اور نفلوں سے زیادہ ثواب ہے۔

مسئلہ۱۴: اگر ہر مہینے کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تین دن روزہ رکھ لیا کرے تو گویا اس نے سال بھر مسلسل روزے رکھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تین روزے رکھا کرتے تھے ایسے ہی ہر پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اگر کوئی ہمت کرے تو اس کا بھی بہت ثواب ہے۔

کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا/ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے؟

مسئلہ۱: اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھا لے یا پی لے یا بھولے سے خاوند سے ہمبستر ہو جائے تو اس کا روزہ نہیں گیا۔ اگر بھول کر پیٹ بھر کر بھی کھا پی لے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر بھول کر کئی دفعہ کھا پی لیا تب بھی روزہ نہیں گیا۔

مسئلہ۲: ایک شخص کو بھول کر کچھ کھاتے پیتے دیکھا تو اگر وہ اس قدر طاقت ور ہے کہ روزہ سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلا دینا واجب ہے اور اگر کوئی ناطاقت ہو کہ روزہ سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد نہ دلاوے کھانے دیوے۔

مسئلہ۳: حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا خود بخود دھواں چلا گیا یا گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں گیا البتہ اگر قصداً ایسا کیا تو روزہ جاتا رہا۔

مسئلہ۴: لوبان (ایک قسم کی گوند جو آگ پر رکھنے سے خوشبو دیتا ہے) وغیرہ کوئی دھونی سلگائی پھر اس کو اپنے پاس رکھ کر سونگھا تو روزہ جاتا رہا اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے البتہ اس دھوئیں کے سوا عطر کیوڑہ گلاب پھول اور خوشبو سونگھنا جس میں دھواں نہ ہو درست ہے۔

مسئلہ۵: دانتوں میں گوشت کا ریشہ اٹکا ہوا تھا یا کوئی اور چیز تھی اس کو خلال سے نکال کر کھا گئی لیکن منہ سے باہر نہیں نکالا آپ ہی آپ حلق میں چلی گئی تو دیکھو اگر چنے

سے کم ہے تب تو روزہ نہیں گیا اور اگر چنے کے برابر اس سے زیادہ ہے تو جاتا رہا البتہ اگر منہ سے باہر نکال لیا تھا پھر اس کے بعد نگل گئی تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ گیا چاہے وہ چیز چنے کے برابر ہو یا اس سے بھی کم ہو دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ۶: تھوک نگلنے سے روزہ نہیں جاتا چاہے جتنا ہو۔

مسئلہ۷: اگر پان کھا کر خوب کلی غرغرہ کر کے منہ صاف کر لیا لیکن تھوک کی سرخی نہیں گئی تو اس کا کچھ حرج نہیں روزہ ہو گیا۔

مسئلہ۸: ناک کو اتنے زور سے سُڑک لیا کہ حلق میں چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا اسی طرح منہ کی رال سُڑک کر نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا۔

مسئلہ۹: منہ میں پان دبا کر سو گئی اور صبح ہو جانے کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ۱۰: کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا اور روزہ یاد تھا تو روزہ جاتا رہا قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ۱۱: آپ ہی قے ہو گئی تو روزہ نہیں گیا چاہے تھوڑی سی قے ہوئی یا زیادہ۔ البتہ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کے تھی تو روزہ جاتا رہا اور اگر اس سے تھوڑی ہو تو خود کرنے سے بھی نہیں گیا۔

مسئلہ۱۲: تھوڑی سی قے آئی پھر آپ ہی آپ حلق میں لوٹ گئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا البتہ اگر قصداً لوٹا لیا تو روزہ ٹوٹ جاتا۔

مسئلہ۱۳: کسی نے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا وغیرہ کوئی ایسی چیز کھالی جس کو نہیں کھایا کرتے اور نہ اس کو کوئی بطور دوا کے کھاتا ہے تو اس کا روزہ جاتا رہا لیکن اس پر کفارہ واجب نہیں اور اگر ایسی چیز کھالی یا پی لی جس کو لوگ کھایا کرتے ہیں یا کوئی ایسی چیز ہے کہ یوں

تو نہیں کھاتے لیکن بطور دوا کے ضرورت کے وقت کھاتے ہیں تو بھی روزہ جاتا رہا اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ۱۴: روزے کے توڑنے سے کفارہ جب ہی لازم آتا ہے جب کہ رمضان شریف میں روزہ توڑ ڈالے رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا چاہے جس طرح توڑے اگرچہ وہ روزہ رمضان کی قضا ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ اگر اس روزہ کی نیت رات سے نہ کی ہو یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن حیض آ گیا ہو تو اس کے کو توڑنے سے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ۱۵: کسی نے روزہ میں ناس لیا (ہلاس یا نسوار کو ناک میں چڑھایا) یا.....حقنہ کرالیا اور پینے کی دوا نہیں پی تب بھی روزہ جاتا رہا لیکن صرف قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں اور اگر کان میں پانی (یا دوا.....از ناقل) ڈالا تو روزہ نہیں گیا۔

مسئلہ۱۶: منہ سے خون نکلتا ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگل گئی تو روزہ ٹوٹ گیا البتہ اگر خون تھوک سے کم ہو اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ۱۷: اگر زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا لیکن خواہ مخواہ ایسا کرنا مکروہ ہے ہاں! اگر کسی کا شوہر بڑا بدمزاج ہو اور یہ ڈر ہو کہ اگر سالن میں نمک وغیرہ درست نہ ہوا تو ناک میں دم کر دے گا اس کو نمک چکھ لینا درست ہے اور مکروہ نہیں۔

مسئلہ۱۸: کسی چیز کو اپنے منہ سے چبا کر چھوٹے بچے کو کھلانا مکروہ ہے البتہ اگر اس کی ضرورت پڑے اور مجبوری و ناچاری ہو جائے تو مکروہ نہیں۔

مسئلہ۱۹: کوئلہ چبا کر دانت مانجھنا اور منجن (ٹوتھ پیسٹ) سے دانت مانجھنا مکروہ ہے اور اگر اس میں سے کچھ حلق میں اتر جائے تو روزہ جاتا رہے گا اور مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے چاہے سوکھی مسواک ہو یا تازی اسی وقت کی توڑی ہوئی اگر نیم

کی مسواک ہے اور اس کا کڑوا پن منہ میں معلوم ہوتا ہے تب بھی مکروہ نہیں۔

مسئلہ۲۰: کسی نے بھولے سے کچھ کھالیا اور یوں سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس وجہ سے پھر قصداً کچھ کھالیا تو اب روزہ جاتا رہا فقط قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ۲۱: اگر کسی کو قے آ گئی اور وہ سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس گمان پر پھر قصداً کھا لیا اور روزہ توڑ دیا تو بھی قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ۲۲: اگر سرمہ لگایا یا تیل ڈالا پھر سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر قصداً کھالیا تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ۲۳: رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ اتفاقاً ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے سارے دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

سحری اور افطاری

مسئلہ۱: سحری کھانا سنت ہے اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم سے کم دو تین چھوہارے ہی کھالے یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھالے کچھ نہ سہی تو تھوڑا سا پانی ہی پی لے۔

مسئلہ۲: اگر کسی نے سحری نہ کھائی اور اٹھ کر ایک آدھ پان کھا لیا تو بھی سحری کھانے کا ثواب مل گیا۔

مسئلہ۳: سحری میں جہاں تک ہو سکے دیر کر کے کھانا بہتر ہے لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ صبح ہونے لگے اور روزہ میں شبہ پڑ جائے۔

مسئلہ۴: اگر سحری بڑی جلدی کھالی مگر اس کے بعد پان تمباکو چائے پانی دیر تک کھاتی پیتی رہی جب صبح ہونے میں تھوڑی دیر رہ گئی تب کلی کر ڈالی تب بھی ثواب مل گیا۔

مسئلہ۵: اگر رات کو سحری کھانے کے لیے آنکھ نہ کھلی سب کے سب سو گئے تو بے سحری کھائے صبح کا روزہ رکھو سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا بڑی کم ہمتی کی بات اور بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ۶: جب تک صبح نہ ہو اور فجر کا وقت نہ آئے .....تب تک سحری کھانا درست ہے اس کے بعد درست نہیں۔ (آج کل رمضان المبارک میں مساجد وغیرہ میں سحری کے ختم ہونے کا وقت بھی بتلایا جاتا ہے لہذا جونہی سحری ختم ہونے کا کہا جائے تو فوراً کھانا پینا بند کر دیں ورنہ روزہ نہیں ہوگا بعض خواتین اور مرد اس اعلان کے بعد بھی کھاتے رہتے ہیں اور فجر کی اذان تک کھانے پینے پر لگے رہتے ہیں یاد رکھیں یہ روزہ ہرگز نہیں ہوگا اور سارا دن بھوکا پیاسا رہنا کوئی فائدہ نہیں دے گا اور ذمہ میں روزے باقی رہیں گے اور رمضان کی مبارک گھڑیوں سے بھی محرومیت ہوگی بلکہ جیسے ایک روایت میں ہے کہ اگر ساری زندگی بھی روزہ رکھا جائے تو بھی رمضان کے روزے کے برابر نہیں ہوسکتا۔ اس لیے بہت پرہیز کریں کہ جونہی مسجد وغیرہ سے سحری ختم ہونے کا کہا جائے فوراً کھانا پینا بند کر دیں اور نماز فجر کی تیاری شروع کر دیں.....از ناقل)

مسئلہ۷: کسی کی آنکھ دیر میں کھلی اور یہ خیال ہوا کہ ابھی رات باقی ہے اس گمان پر سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھائی تھی تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں لیکن پھر بھی کچھ کھائے پیئے نہیں روزہ داروں کی طرح رہے۔ اسی طرح اگر سورج ڈوبنے کے گمان سے روزہ کھول لیا پھر سورج نکل آیا تو روزہ جاتا رہا اس کی قضا کرے کفارہ واجب نہیں اور اب جب تک سورج نہ ڈوب جائے کچھ کھانا پینا درست نہیں۔

مسئلہ۸: اگر اتنی دیر ہوگئی کہ صبح ہو جانے کا شبہ پڑ گیا تو اب کچھ کھانا مکروہ ہے اور اگر ایسے وقت کچھ کھالیا یا پانی پی لیا تو گناہ ہے پھر اگر معلوم ہوگیا کہ اس وقت صبح ہوگئی تھی تو اس روزہ کی قضا رکھے اور اگر کچھ نہ معلوم ہو شبہ ہی شبہ رہ جائے تو قضا رکھنا واجب نہیں ہے لیکن احتیاط کی بات یہ ہے کہ اس کی قضا رکھ لے۔

مسئلہ۹: مستحب یہ ہے کہ جب سورج یقیناً ڈوب جائے تو تب روزہ کھول ڈالے دیر کر کے روزہ کھولنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۱۰: بادل والے دن ذرا دیر کر کے روزہ افطار کریں جب خوب یقین ہو جائے کہ سورج ڈوب گیا ہوگا تب افطار کرو۔

مسئلہ۱۱: چھوہارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے یا اور کوئی میٹھی چیز ہو اس سے افطار کرے وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے بعض خواتین اور بعض مرد نمک سے افطار کرتے ہیں اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں یہ غلط عقیدہ ہے۔

مسئلہ۱۲: جب تک سورج کے ڈوبنے میں شبہ رہے تب تک افطار کرنا جائز نہیں۔

کن وجوہ سے روزہ توڑ دینا جائز ہے؟؟

مسئلہ۱: اچانک ایسی بیمار پڑ گئی کہ اگر روزہ نہ توڑا تو جان چلی جائے گی یا بیماری بہت بڑھ جائے گی تو روزہ توڑ دینا درست ہے جیسے اچانک پیٹ میں ایسا درد اٹھا کہ بیتاب ہوگئی یا سانپ نے کاٹ لیا تو دوا پی لیا اور روزہ توڑ دینا درست ہے ایسے ہی اگر ایسی پیاس لگی کہ مر جانے کا پورا قوی امکان تو بھی روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔

مسئلہ۲: حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات پیش آ گئی جس سے اپنی جان کا یا بچے کی جان جانے کا ڈر ہے تو روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔

مسئلہ۳: کھانا پکانے کی وجہ سے بے حد پیاس لگ آئی اور اتنی بیتابی ہوگئی کہ اب جان کا خوف ہے تو روزہ کھول ڈالنا درست ہے لیکن اگر خود اس نے قصداً اتنا کام کیا جس سے ایسی حالت ہوگئی تو گناہ گار ہوگی۔

کن وجوہ سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟؟

مسئلہ۱: اگر ایسی بیماری ہے کہ روزہ نقصان کرتا ہے اور یہ ڈر ہے کہ اگر روزہ رکھے گی تو بیماری بڑھ جائے گی یا دیر میں اچھی ہوگی یا جان جاتی رہے گی تو روزہ نہ رکھے جب اچھی ہو جائے تو اس کی قضا رکھ لے لیکن فقط اپنا دل سے ایسا خیال کر لینے سے روزہ چھوڑ دینا

درست نہیں ہے بلکہ جب کوئی مسلمان دیندار طبیب کہہ دے کہ روزہ تم کو نقصان کرے گا تب چھوڑنا چاہیے۔

مسئلہ۲: اگر حکیم یا ڈاکٹر کافر ہے یا شرع کا پابند نہیں ہے تو اس کی بات کا اعتبار نہیں ہے فقط اس کے کہنے سے روزہ نہ چھوڑے۔

مسئلہ۳: اگر حکیم نے تو کچھ کہا نہیں لیکن خود اپنا تجربہ ہے اور کچھ ایسی نشانیاں معلوم ہوئیں جن کی وجہ سے دل گواہی دیتا ہے کہ روزہ نقصان کرے گا تب بھی روزہ نہ رکھے اور اگر خود تجربہ کار نہ ہو اور اس بیماری کا کچھ حال معلوم نہ ہو فقط خیال کا اعتبار نہیں اگر دیندار حکیم (ڈاکٹر) کے بغیر بتائے اور بغیر تجربے کے اپنے خیال ہی خیال پر رمضان کا روزہ توڑے گی تو کفارہ دینا پڑے گا اور اگر روزہ نہ رکھے گی تو گناہ گار ہوگی۔

مسئلہ۴: اگر بیماری سے اچھی ہوگئی لیکن ابھی ضعف باقی ہے اور یہ غالب گمان ہے کہ اگر روزہ رکھا تو پھر بیمار ہو جائے گی تب بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ۵: اگر کوئی سفر میں ہو تو اس کے لیے بھی درست ہے کہ روزہ نہ رکھے پھر کبھی اس کی قضا رکھ لے اور سفر کے معنے وہی ہیں جس کا نماز کے بیان میں ذکر ہو چکا ہے (یعنی 77 کلو میٹر.....سفر شرعی.....از ناقل)

مسئلہ۶: سفر میں اگر روزے سے کوئی تکلیف نہ ہو جیسے ریل پر سوار ہے اور یہ خیال ہے کہ شام تک گھر پہنچ جاؤں گی یا اپنے ساتھ سب راحت و آرام کا سامان موجود ہے تو ایسے وقت سفر میں بھی روزہ رکھ لینا بہتر ہے اور اگر روزہ نہ رکھے تب بھی کوئی گناہ نہیں ہاں رمضان شریف کے روزے کی جو فضیلت ہے اس سے محروم رہے گی اور اگر راستہ میں روزہ کی وجہ سے تکلیف اور پریشانی ہو تو ایسے وقت روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔

مسئلہ۷: اگر بیماری سے اچھی نہیں ہوئی اسی میں مرگئی یا ابھی گھر نہیں پہنچی سفر ہی میں

مرگئی تو جتنے روزے بیماری یا سفر کی وجہ سے چھوٹے ہیں آخرت میں ان مواخذہ نہ ہوگا کیونکہ قضا رکھنے کی مہلت ابھی اس کو نہیں ملی تھی۔

مسئلہ۸: اگر بیماری میں دس روزے گئے تھے پھر پانچ دن اچھی رہی لیکن قضا روزے نہیں رکھے تو پانچ روزے تو معاف فقط پانچ روزوں کی قضا نہ رکھنے پر پکڑی جائے گی اور اگر پورے دس دن اچھی رہی تو پورے دسوں دن کی پکڑ ہوگی اس لیے ضروری ہے کہ جتنے روزوں کا مواخذہ اس پر ہونے والا ہے اتنے دنوں کا فدیہ دینے کے لیے وصیت کر جائے جب کہ اس کے پاس مال ہو۔

مسئلہ۹: اسی طرح اگر سفر میں روزے چھوڑ دیے تھے پھر گھر پہنچنے کے بعد مرگئی تو جتنے دن گھر میں رہی ہے فقط اتنے دن کی پکڑ ہوگی اس کو بھی چاہیے کہ فدیہ کی وصیت کر جائے۔ اگر روزے گھر رہنے کی مدت سے زیادہ چھوٹے ہوں تو ان کا مواخذہ نہیں ہے۔

مسئلہ۱۰: اگر راستہ میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے ٹھہر گئی تو اب روزہ چھوڑنا درست نہیں کیونکہ شریعت میں اب وہ مسافر نہیں رہی، البتہ اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

مسئلہ۱۱: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو جب اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا ڈر ہو تو روزہ نہ رکھے پھر کبھی قضا رکھ لے لیکن اگر اپنا شوہر مالدار ہے کہ کوئی اَنّا (بچوں کو دودھ پلانے والی) رکھ کر دودھ پلوا سکتا ہے تو دودھ پلانے کی وجہ سے ماں کو روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر وہ ایسا بچہ کہ سوائے اپنی ماں کے کسی اور کا دودھ نہیں پیتا تو ایسے وقت ماں کو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

مسئلہ۱۲: کسی اَنّا (بچوں کو دودھ پلانے والی) نے دودھ پلانے کی نوکری کی پھر رمضان آ گیا اور روزہ سے بچے کی جان کا ڈر ہے تو اَنّا کو بھی روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

مسئلہ۱۵: اسی طرح اگر کوئی دن کو مسلمان ہوئی یا دن کو جوان ہوئی تو اب دن بھر کچھ کھانا پینا درست نہیں اگر کچھ کھالیا تو اس روزہ کی قضا رکھنا بھی نئی مسلمان اور نئی جوان کے ذمے واجب نہیں ہے۔

مسئلہ۱۶: سفر میں روزہ نہ رکھنے کا ارادہ تھا لیکن دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے ہی اپنے گھر پہنچ گئی یا ایسے وقت میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے کہیں رہ پڑی اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں ہے تو اب روزہ کی نیت کر لینا درست ہے۔

فدیہ اور اس کے احکام کیا ہیں؟؟

مسئلہ۱: جس کو اتنا بڑھاپا ہو گیا ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی یا اتنی بیمار ہے کہ اب اچھے ہونے کی امید نہیں نہ روزے رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزے نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو صدقہ فطر کے برابر غلہ دے دے یا صبح شام پیٹ بھر کے اس کو کھلا دے شریعت میں اس کو ''فدیہ'' کہتے ہیں اور اگر غلہ کے بدلے اسی قدر غلہ کی قیمت دے دے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ۲: وہ فدیہ کا غلہ اگر تھوڑے تھوڑے کر کے کئی مسکینوں کو بانٹ دے تو بھی صحیح ہے۔

مسئلہ۳: پھر اگر کبھی طاقت آ گئی یا بیماری سے اچھی ہو گئی تو سب روزے قضا رکھنے پڑیں گے اور جو فدیہ دیا ہے اس کا ثواب الگ ملے گا۔

مسئلہ۴: کسی کے ذمہ کئی روزے قضا تھے اور مرتے وقت وصیت کر گئی کہ میرے روزوں کے بدلے فدیہ دے دینا تو اس کے مال میں سے اس کا ولی فدیہ دے دے اور کفن دفن اور قرض ادا کر کے جتنا مال بچے اس کی ایک تہائی میں سے اگر سب فدیہ نکل آوے تو دینا واجب ہوگا۔

مسئلہ۵: اگر اس نے وصیت نہیں کی مگر ولی نے اپنے مال میں سے فدیہ دے دیا

تب بھی خدا سے امید رکھے کہ شاید قبول کرلے اور اب روزوں کا مواخذہ نہ کرے اور بغیر وصیت کئے خود مردے کے مال میں سے فدیہ دینا جائز نہیں ہے اس طرح اگر تہائی مال سے فدیہ زیادہ ہو جائے تو باوجود وصیت کے بھی زیادہ دینا بغیر رضا مندی سب وارثوں کے جائز نہیں ہاں !اگر سب وارث خوش دلی سے راضی ہو جائیں تو دونوں صورتوں میں فدیہ دینا درست ہے لیکن نابالغ وارث کی اجازت کا شریعت میں کچھ اعتبار نہیں ۔ بالغ وارث اپنا حصہ جدا کر کے اس میں سے دے دیں تو درست ہے ۔

مسئلہ۶: اگر کسی کی نمازیں قضا ہوگئی ہوں اور وصیت کر کے مرگئی کہ میری نمازوں کے بدلے میں فدیہ دے دینا اس کا بھی یہی حکم ہے ۔

مسئلہ۷: ہر وقت کی نماز کا اتنا ہی فدیہ ہے جتنا ایک روزے کا فدیہ ہے اس حساب سے دن رات کے پانچ فرض اور ایک وتر چھ نمازوں کی طرف سے ایک چھٹانگ کم پونے گیارہ سیر دے مگر احتیاطاً پورے بارہ سیر دے ۔(قیمت کا اندازہ اپنے اپنے علاقے کے اعتبار سے لگائیں کیونکہ ہر علاقے میں نرخ متفاوت ہوتے ہیں مزید اپنے علاقے کے علماء اور مفتیان کرام سے اس مسئلہ کو خوب سمجھ لے.....از ناقل)

مسئلہ۸: کسی کے ذمے زکوۃ باقی ہے ابھی ادا نہیں کی تو وصیت کر جانے سے اس کا بھی ادا کر دینا وارثوں پر واجب ہے، اگر وصیت نہیں کی اور وارثوں نے اپنی خوشی سے دے دی تو زکوۃ ادا نہیں ہوئی ۔

مسئلہ۹: اگر ولی مردے کی طرف سے قضاء روزے رکھ لے یا اس کی طرف سے قضا نمازیں پڑھ لے تو یہ درست نہیں یعنی اس کے ذمہ سے نہ اتریں گی ۔

مسئلہ۱۰: بغیر کسی وجہ کے رمضان کا روزہ چھوڑ دینا درست نہیں اور بڑا گناہ ہے یہ نہ سمجھے کہ اس کے بدلے ایک روزہ قضا رکھ لوں گی کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ

رمضان کے ایک روزے کے بدلے میں اگر سال بھر برابر روزے رکھتی رہے تب بھی اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا رمضان میں ایک روزے کا ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ۱۱: اگر کسی نے شامت اعمال سے روزہ نہ رکھا تو اور لوگوں کے سامنے کچھ کھائے نہ پیے نہ یہ ظاہر کرے کہ آج میرا روزہ نہیں ہے اس لیے کہ گناہ کر کے اس کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے۔ اگر سب سے کہہ دے گی تو دہرا گناہ ہوگا ایک تو روزہ نہ رکھنے کا دوسرا گناہ ظاہر کرنے کا۔ یہ جو مشہور ہے کہ ''خدا کی چوری نہیں تو بندے کی کیا چوری؟'' یہ غلط بات ہے بلکہ جو کسی عذر سے روزہ نہ رکھے اس کو بھی مناسب ہے کہ سب کے روبرو نہ کھائے۔

مسئلہ۱۲: جب لڑکا یا لڑکی روزہ رکھنے کے لائق ہو جائیں تو ان کو بھی روزہ کا حکم کریں اور جب دس برس کی عمر ہو جائیں تو مار کر روزہ رکھوائیں اگر سارے روزے نہ رکھ سکے تو جتنے رکھ سکے رکھوائیں۔

مسئلہ۱۳: اگر نابالغ لڑکا لڑکی روزہ رکھ کر توڑ ڈالے تو اس کی قضا نہ رکھوائیں البتہ اگر نماز کی نیت کر کے توڑ دے تو اس کو دوبارہ پڑھوائیں۔

اعتکاف کیسے کیا جائے؟؟

رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کے دن سورج غروب ہونے سے ذرا پہلے رمضان کی انتیس یا تیس تاریخ یعنی جس دن عید کا چاند نظر آئے اس تاریخ کے سورج غروب ہونے تک اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھنے کے لیے جگہ مقرر کر رکھی ہو اس جگہ پر پابندی سے جم کر بیٹھے اس کو ''اعتکاف'' کہتے ہیں اس کا بڑا ثواب ہے اگر اعتکاف شروع کرے تو فقط پیشاب پاخانہ یا کھانے پینے کی ناچاری سے تو وہاں سے اٹھنا درست ہے اور اگر کوئی کھانا پانی دینے والا ہو تو اس کے لیے بھی نہ اٹھے۔ ہر وقت اسی جگہ رہے اور وہیں سوے اور بہتر یہ ہے کہ بیکار نہ رہے قرآن پڑھتی رہے نفلیں اور تسبیحات جو توفیق ہو اس میں لگی رہے اور اگر حیض یا نفاس آجاوے تو اعتکاف چھوڑ دے اس میں درست نہیں اور اعتکاف میں مرد سے ہمبستر ہونا لپٹنا چمٹنا بھی درست نہیں۔

اہل السنّت والجماعت کی نمائندہ مسلکی تنظیم ''اتحاد اھل السنّت والجماعت'' کے زیر انتظام امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ سیمینار میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

اسلام آباد کے خوشگوار ماحول میں میلوڈی مارکیٹ کے ایک عمدہ اور خوبصورت اسلام آباد ہوٹل میں سیمینار کا انعقاد کیا گیا تھا۔ یہ اتحاد اھل السنّت والجماعت کی طرف سے دوسرا سالانہ سیمینار تھا جس میں چیدہ چیدہ شخصیات کو مدعو کیا گیا تھا، ان میں بطور خاص چند نام قابل ذکر ہیں۔

☆فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالحفیظ مکی، مکہ مکرمہ☆ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا زاہد الراشدی، گوجرانوالہ☆ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن، سرگودھا☆ مولانا سید عدنان کاکاخیل، کراچی ☆ پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، اسلام آباد☆ مولانا منیر احمد منور، کہروڑ پکا☆ ڈاکٹر علی اصغر چشتی، اسلام آباد☆ مولانا شفیق الرحمٰن، راولپنڈی☆ مولانا ابن الحسن عباسی، کراچی ☆ مولانا محمد زاہد فیصل آباد☆ مفتی شبیر احمد، سرگودھا۔☆ مولانا عبدالشکور حقانی، لاہور☆ مولانا رضوان عزیز سرگودھا☆ مولانا سجاد ابن الحجابی، مردان اور مولانا تنویر احمد علوی وغیرہ۔

سیمینار کی باقاعدہ کارروائی تلاوت کلام مجید سے شروع ہوئی بعد ازاں علی الترتیب اھل علم وفضل اور مقالہ نویس حضرات کے پرمغز مدلل بیانات شروع ہوئے۔ سیمینار کے انعقاد سے تقریباً دو ماہ قبل مندوبین حضرات کو ان کے مقالے اور بیان کا عنوان دے دیا گیا تھا۔

دو حاضر کے چیلنجز اور فقہ حنفی سب کا مشترکہ عنوان تھا۔ ذیلی عنوانات میں جہاں فقہ اور فقہاء کی عظمت، اہمیت اور ضرورت بیان کی گئی وہاں پر خصوصاً سرتاج الفقہاء امام اعظم ابوحنیفہ کی بارگاہ عالیہ میں بھی خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

آپ کی منقبت اور خصائل جو اصحاب فضل وکمال حضرات متقدمین ومتاخرین نے

بیان کیے ہیں اسے بھی دہرایا گیا تا کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ امام اعظم کی شخصیت کا ہر پہلو اتنا نمایاں ہے کہ جس کی مثال دور تابعین میں کہیں نہیں ملتی۔

امام اعظم رحمہ اللہ کی سیاسی زندگی پر گفتگو کرتے ہوئے جامعہ نصرۃ العلوم کے شیخ التفسیر والحدیث مولانا زاہد الراشدی نے کہا: ''امام اعظم کی زندگی کا ہر پہلو تابناک اور روشن ہے۔ امام صاحب کی سیاسی زندگی پر مولانا مناظر احسن گیلانی نے جو قلم اٹھایا ہے اسے پڑھ کر یہ یقین ہوتا ہے کہ امام اعظم محض تدریس حدیث وفقہ پر ہی دسترس نہ رکھتے تھے بلکہ آپ کی سیاسی بصیرت سے بادشاہان وقت بھی متاثر تھے اور آپ کو چیف جسٹس کا عہدہ سونپنے پر بضد بھی رہے لیکن امام اعظم رحمہ اللہ نے تدوین فقہ کی ضرورت کو ترجیح دی اور اپنے ایسے تلامذہ تیار کیے جنہوں نے انصاف وعدل کی عطر بیزیوں سے عالم اسلام کو معطر کر دیا.....''

آج بھی فقہ حنفی کو بطور قانون نافذ کر دیا جائے تو معاشرے میں کرپشن اور ناانصافی کا بھوت خود ہی مر جائے۔ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن نے کہا: ''میں بے حد ممنون اور مشکور ہوں ان تمام حضرت کا جنہوں نے ہمیں میزبانی کا شرف بخشا۔ مجھے جس عنوان پر گفتگو کے لیے کہا گیا تھا وہ امام اعظم پر وارد ہونے والے اعتراضات کا ٹھوس حوالہ جات سے جواب دینا ہے۔

اللہ کا فضل ہے کہ ہم نے جس امام کو اپنا بڑا اور ''امامِ اعظم'' مانا ہے۔ اس میں ہم اکیلے نہیں بلکہ اَن گنت فقہاء اور محدثین کرام ہمارے ساتھ ہیں۔ ائمہ اربعہ میں امام مالک، شافعی اور احمد بن حنبل، اصحاب صحاح ستہ بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ محدثین کرام میں امام یحییٰ بن معین، امام ابن کثیر، امام مکی بن ابراہیم اور دیگر جلیل القدر محدثین شامل ہیں تابعین میں امام عبداللہ بن مبارک جیسے سربرآوردہ شخصیات ہمارے ساتھ کھڑے ہیں.....

انہوں نے اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے کہا: ہم امام اعظم کو اپنا پیشوا اور رہنما مانتے ہیں اور اگر کوئی ان کی ذات عالیہ پر تنقیص وتوہین کے نشتر چلائے تو دلائل کی قوت سے ہم ان کے انسداد اور روک تھام کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اس وقت عجیب کیفیت تھی اور سامعین ہمہ تن گوش ہوئے مولانا کی گفتگو سماعت کررہے تھے۔ مولانا محمد الیاس گھمن نے فرمایا: ہم امام اعظم ابوحنیفہ کو فقہاء اور تابعین کی صف میں ''امام اعظم'' کہتے ہیں۔ یار لوگوں نے منفی پروپیگنڈا شروع کررکھا کہ ''امامِ اعظم'' تو حضرت محمد ﷺ ہیں یقیناً امام اعظم انبیاء کی صف میں محمد ﷺ ہی ہیں لیکن جیسے صحابہ میں حضرت ابوبکر؛ صدیق اکبر ہیں حضرت عمر؛ فاروق اعظم ہیں ایسے ہی فقہاء اربعہ اور تابعین میں امام ابوحنیفہ؛ امام اعظم ہیں۔ حاشا وکلا اھل السنّت والجماعت کا کوئی شخص امام ابوحنیفہ کو رسول اللہ ﷺ سے برتر تو کیا برابر بھی نہیں سمجھتا۔

انہوں نے اپنے وقت مقررہ میں گفتگو کو سمیٹتے ہوئے کہا کہ جیسے ''ابوبکر'' یہ صدیق اکبر کا نام اور کنیت نہیں بلکہ وصف ہے۔ ایسے ہی ''ابوحنیفہ'' نام اور کنیت نہیں بلکہ ان کا وصف ہے۔ ابوبکر اسے کہتے ہیں جو ہر نیک کام میں پہل کرے ایسے ہی ابوحنیفہ ملت حنیف دین حنیف والے کو کہتے ہیں۔

بات آئی تو کہتا چلوں کچھ لوگوں نے غلط باتیں مشہور کررکھی ہیں اور کہتے ہیں کہ ''حنیفہ'' امام اعظم کی بیٹی کا نام تھا حالانکہ اہل تاریخ اس بات پر متفق ہیں کہ امام صاحب کی کوئی بیٹی نہیں تھی بلکہ ایک ہی صاحبزادے حضرت حماد تھے۔

آخر میں انہوں نے کہا کہ ہم غیر سیاسی اور غیر عسکری طور پر ملک بھر میں اور بیرون ممالک میں اپنے مشن کی تکمیل میں سرگرم ہیں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں ہمارا ادارہ احناف میڈیا سروس بہت فعال ہے.....''

سیمینار میں مندوبین حضرات کے علمی اصلاحی اور فکری بیانات نے سامعین کے قلب واذہان سے شکوک اور شبہات کو بالکل ختم کردیا۔ مولانا سید عدنان کاکاخیل نے اپنی بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا: ''ہم اتحاد اھل السنّت والجماعت کے راہنماؤں کو مولانا منیر احمد منور اور مولانا محمد الیاس گھمن کو اپنے ادارے جامعۃ الرشید کی طرف سے اپنے مہتمم مفتی عبدالرحیم، شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد اور استاد محترم مفتی ابولبابہ ان تمام کی جانب سے نیک تمناؤں بھرپور تعاون کی یقین

دہانی کے ساتھ اور جامعۃ الرشید سے منسلک ابلاغی ،اخباری اور رفاہی شعبہ جات کی طرف سے نمائندگی کررہا ہوں .....ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جو دعوت ہے یہ علم کی روایت کی پاسداری ہے جو جہالت کے مقابلے میں اٹھی ہے.....کیا اس کو جہالت کی روایت نہیں سمجھا جائے گا کہ ایک آدمی کھڑا ہو جائے اور کہے کہ میں حیاتیات، کیمیا، بائیو، فزکس، کمسٹری کے مسلمہ اصول میں جن کی بنیاد پر کام بہت آگے جا چکا ہے دنیا اس کے نتائج دیکھ رہی ہے۔ میں اس کو نہیں مانتا بلکہ میں خود تحقیق کروں گا اسے انگریزی محاورے میں کہا جاتا ہے کہ میں پہیہ دوبارہ ایجاد کررہا ہوں۔ ایسے ہی علوم دینیہ کے اندر ایک روایت آئی امت کے ذہین ترین افراد نے جن کو ایک یا دو واسطوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر تک رسائی حاصل ہے ان کی تحقیقات تشریحات اور تعبیرات کا انکار کر کے تیرہویں یا چودھویں صدی کا ایک جاہل کھڑا ہو جائے اور کہے کہ میں خود ان تمام مسائل کی از سر نو تحقیق کروں گا تو اس جہالت کی روایت کے مقابلے میں علم کے چراغ روشن کرنا اور اس طرح کے محافل کا انعقاد کرنا بہت ضروری ہے۔

اور آج ہم جو امام اعظم کے نام سے یہاں اکھٹے ہوئے ہیں یہ بھی ایک اور روایت کا تسلسل بھی ہے اور وہ رجال، سیر، تاریخ جرح وتعدیل کی کتابوں میں امام اعظم ابوحنیفہ کی منقبت اور فضائل پر مشتمل اصحاب علم وفضل کی آراء میں ان کو عام کیا جائے اور اس طرح کے پروگرامز کا انعقاد کیا جائے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: **الناس عیال فی الفقه علی ابی حنیفه** تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے دسترخواں کے خوشہ چیں ہیں۔ محمد بن اسحاق ابن ندیم نے اپنی الفہرست میں لکھا ہے: **العلم برا وبحرا وشرقا وغربا بعدا و قربا تدوینه رضی الله عنه** علم بر وبحر میں، مشرق ومغرب میں، قریب اور بعید میں سے اس کو امام اعظم نے مدون کیا۔ امام ابن مبارک کا قول ہے **افقه الناس ابو حنیفة** لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہ ابوحنیفہ ہیں۔

انہوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ امام صاحب نے مذہب کی بنیاد اس دور میں ڈالی جب مجتہدین کے اجتہادات کی گرم بازاری تھی۔ اتنے سارے اقوال کو

ایک منضبط قواعد میں لے کر آنا بہت کمال کی بات ہے اجتماعی شورائی کمیٹی کے لیے 40 رکنی فقہاء کی کمیٹی تشکیل دی۔

حنفیت کو اسلام کے چودہ سو سالہ سیاسی نظام سے جو تعلق ہے وہ بہت مضبوط تعلق ہے کیونکہ سیاسی نظام ہی سے معاشی نظام، اقتصادی، معاشرتی نظام اور تعلیمی نظام پھوٹتے ہیں کئی صدیوں تک حنفی فقہاء کی عدالتیں تھیں جہاں سے اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کیے جاتے رہے اور آج جدید مالیاتی نظام کی جتنی کمیٹیاں دنیا میں بنی ہیں ان میں حنفی راہنما کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ 80 فیصد آراء حنفی عالم کی رائے کے ساتھ متفق ہوتی ہیں۔ اصول اجتہادات میں بھی حنفی فقہاء کی آراء کو زیادہ تسلیم کیا جاتا ہے ایک اور خوبی فقہ حنفی کی یہ بھی ہے کہ امام صاحب اور آپ کے تلامذہ نے ان مسائل کو بھی ذکر کیا ہے جو اس وقت پیش نہیں آئے تھے تاکہ آج کے نام نہاد مجتہدین کو اجتہاد کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔

مولانا ابن الحسن عباسی مدیر ماہنامہ ''وفاق المدارس'' پاکستان کی گفتگو کا عنوان تھا ''علم حدیث میں حنفی علماء کا کردار'' اس پر مولانا نے اس کو بہت خوبصورت پیرائے میں بیان کیا اور دسری تیسری صدی ہجری سے لے کر آج دن تک کی حدیث میں علماء احناف کی تصنیفی خدمات کا مختصر تذکرہ کیا

دیگر علماء میں مولانا شفیق الرحمٰن، نائب امیر اتحاد اہل السنّت والجماعت پنجاب نے تمام مندوبین اور مدعوین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ہم ان شاء اللہ اس طرح کے پرامن پروگرام کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں اور ہم ان کا انعقاد کرتے رہیں گے۔ سیمینار میں مولانا عبدالحفیظ مکی مولانا محمد زاہد فیصل آبادی اور دیگر علماء نے اپنے اپنے عنوان کے مطابق بیانات فرمائے، احناف میڈیا سروس کے ڈائریکٹر مولانا عابد جمشید نے اپنی ٹیم کے ہمراہ تمام پروگرام کو انٹرنیٹ کے حوالے سے ہینڈل کیا اور بیرون ممالک کے سینکڑوں افراد نے اس پروگرام کو براہ راست دیکھا۔ آخر میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس طرح کے پروگرامز میں شریک ہونا چاہیے اللہ ہمیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلائے۔

صلوۃ التسبیح بہت اہمیت کی حامل ہے اس کی چار رکعت ایک سلام کے ساتھ ہیں۔ ہر رکعت میں 75 بار یہ تسبیح ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' پڑھنی چاہیے

(جامع ترمذی ج 1 ص 109)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا۔ اے چچا! کیا میں آپ کو ایک ہدیہ اور ایک خبر نہ دوں؟..... اللہ تعالی آپ کے نئے پرانے بھول کر کئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے بڑے، چھپ کر کئے یا ظاہر ہو کر سب گناہ معاف فرما دیں۔ وہ اس خصلتیں (باتیں) یہ ہیں کہ آپ چار رکعت پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھیں جب پہلی رکعت میں قرات سے فارغ ہوں تو یہ کلمات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر 15 بار پڑھیں، جب رکوع کریں تو حالت رکوع میں دس بار پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں پھر سجدہ کریں تو دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں (پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں) یہ کل 75 بار ہو گئے آپ چار رکعت میں ایسا ہی کریں۔ اگر ہر دن پڑھنے کی طاقت ہو تو ہر دن پڑھیں، ورنہ تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھیں، ورنہ ہر مہینہ میں ایک بار پڑھیں، ورنہ سال میں ایک بار پڑھیں اور اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو عمر بھر میں ایک بار ضرور پڑھیں۔ ایک دوسرا طریقہ بھی صلوۃ التسبیح کے متعلق مروی ہے۔ وہ یہ کہ ثناء پڑھنے کے بعد مذکورہ تسبیح 15 بار پڑھے۔ پھر قرات سے فارغ ہونے کے بعد، پھر رکوع کی حالت میں، پھر رکوع کے بعد، پھر سجدہ اولیٰ میں، پھر سجدہ کے بعد بیٹھنے کی حالت میں، پھر دوسرے سجدہ میں دس دس بار پڑھیں پھر سجدہ ثانی کے بعد نہ بیٹھیں بلکہ کھڑے ہو جائیں۔ باقی ترتیب وہی ہے۔

(جامع ترمذی ج 1 ص 109، الترغیب والترھیب ج 1 ص 269)

رمضان مقدس کا مہینہ عالم روحانیت کا موسم بہار ہے اس کی مخصوص عبادات میں دن کا روزہ اور رات کا قیام یعنی نماز تراویح بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔اس کی برکات کا یہ عالم ہے کہ اس میں ایک نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر کر دیا جاتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح ج1 ص173)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ماہ مبارک میں کثرت سے عبادت فرماتے تھے۔

چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں:''جب رمضان المبارک آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمر ہمت کس لیتے اور اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے۔یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔''

(شعب الایمان ج 3ص310)

آخری دس دنوں کے متعلق فرماتی ہیں:''آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آخری دس دنوں میں جو کوشش فرماتے وہ باقی دنوں میں نہ فرماتے تھے۔''

(صحیح مسلم ج1 ص372)

اس لئے اس ماہ میں جتنی بھی زیادہ سے زیادہ عبادت ہو سکے پوری ہمت اور کوشش سے کرنی چاہئے۔لیکن بدقسمتی سے عقل وخرد سے تہی دامن اور دلائل وبراہین سے نا آشنا ایک قوم نام نہاد''اہل حدیث''اہل اسلام کی آنکھوں میں دُھول جھونکنے کی غرض سے اس مقدس ماہ میں بھی اپنی اوٹ پٹانگ حرکتوں سے باز نہیں آتی۔اہل اسلام میں ایک خلجان پیدا کر دیتے ہیں عوام الناس کو یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ تراویح 8رکعات ہیں 20 رکعات تراویح کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور کتب حدیث کے اردو تراجم بغلوں میں دابے یہ فتنہ پرور لوگ گلی گلی اور قریہ قریہ گشت شروع

http://islamicurdubooks.net

کر دیتے ہیں۔اس لیے راقم نے یہ ضرورت محسوس کی کہ اہل السنّت والجماعت کے اس مسئلہ میں دلائل کو قلمبند کر دے ان دنوں بندہ اپنی کتاب ''نماز اہل السنّت'' کو مکمل کرنے میں مصروف ہے جو ان شاء اللہ العزیز بہت جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آجائے گی اپنی اسی کتاب ''نماز اہل السنّت'' میں ایک باب ''تراویح'' کا بھی ترتیب دیا ہے اسی کا اختصار پیش کرنے لگا ہوں۔

قیام رمضان یعنی نماز تراویح آپ علیہ السلام نے بیس رکعت ادا فرمائی ہیں اس پر حضرات خلفاء راشدین، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین عظام، ائمہ مجتہدین، حضرات مشائخ رحمہم اللہ وغیرہ عمل پیرا رہے۔ بلاد اسلامیہ میں چودہ سو سال اسی پر عمل ہوتا رہا ہے اور امت مسلمہ کا اسی پر اجماع واتفاق ہے۔ چند احادیث وآثار اور فقہاء امت کی تصریحات نقل کی جاتی ہیں جو اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک عمل:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام رمضان بیس رکعت فرمایا کرتے تھے۔

1- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خرج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات لیلۃ فی رمضان فصلی الناس اربعۃ وعشرین رکعۃ واوتر بثلاثۃ.

(تاریخ جرجان للسھمی ص 142)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک میں ایک رات تشریف لائے اور لوگوں کو چار (فرض) بیس رکعت (تراویح) اور تین وتر پڑھائے۔

2- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 2ص286)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔

حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا عمل:

حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی رہی ہیں۔ تصریحات پیش خدمت ہیں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مبارک دور:

1- **عن ابی بن کعب رضی الله عنه ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه امر ابی بن کعب ان یصلی باللیل فی رمضان فقال: ان الناس یصومون النهار ولا یحسنون ان یقرئوافلو قرأت القرآن علیهم باللیل..... فصلی بهم عشرین رکعة.**

(مسند احمد بن منیع بحواله اتحاف الخیرة المهره للبوصیری علی المطالب العالیه ج 2ص 424)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان کی راتوں میں نماز پڑھائیں۔ چنانچہ فرمایا کہ لوگ سارا دن روزہ رکھتے ہیں اور قرات اچھی طرح نہیں کر سکتے۔ اگر آپ رات کو انہیں (نماز میں) قرآن سنائیں تو بہت اچھا ہوگا۔ پس حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں بیس رکعتیں پڑھائیں۔

2- **عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عهد عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی شهر رمضان بعشرین رکعة قال وکانوا یقرون بالمئتین وکانوا یتوکؤن علی عصیهم فی عهد عثمان بن عفان رضی الله عنه من شده القیام.**

(السنن الکبری للبیهقی ج 2ص 496)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے زمانے میں (صحابہ کرام باجماعت) بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اور (قاری صاحبان) سو سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور لوگ لمبے قیام کی وجہ سے حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ کے دور میں لاٹھیوں کا سہارا لیتے۔

3- **وروی مالک من طریق یزید بن خصیفة عن السائب بن یزید عشرین رکعة.**

(فتح الباری لابن حجر ج 4ص321 نیل الاوطار للشوکانی ج2 ص514)

موطا امام مالک میں یزید بن خصیفہ کے طریق سے سائب بن یزید کی روایت کی ہے کہ عہد فاروقی میں بیس رکعت تراویح تھیں۔

4- **قال محمد بن کعب القرظی کان الناس یصلون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان عشرین رکعة.** (قیام اللیل للمروزی ص 157)

حضرت محمد بن کعب القرظی رحمہ اللہ (جو جلیل القدر تابعی ہیں) فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے۔

5- **عن یزید بن رومان انه قال: کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی رمضان بثلاث وعشرین رکعة.**

(موطا امام مالک ص 98)

یزید بن رومان کہتے ہیں کہ لوگ (صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تیئس رکعتیں پڑھتے تھے (بیس تراویح اور تین وتر)

6- **عن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب امر رجلاً یصلی بهم عشرین رکعته.**

(مصنف ابن ابی شیبه ج 2ص285)

یحیی بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے۔

7- **عن الحسن ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جمع الناس علی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فی قیام رمضان فکان یصلی بهم عشرین رکعة.**

(سنن ابی داؤد ج1 ص211 باب القنوت الوتر)

http://islamicurdubooks.net

حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع فرمایا۔ وہ لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھاتے تھے۔

8- **عن ابی بن کعب رضی الله عنه ان عمر امر ابیا ان یصلی بالناس فی رمضان.... فصلیٰ بهم عشرین رکعة.**

(الاحادیث المختاره للمقدسی ج 3ص 367 رقم الحدیث 1161)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھائیں تو آپ نے انہیں بیس رکعات پڑھائیں۔

9- **عن السائب بن یزید قال : کان القیام علی عهد عمر ثلاثة وعشرین رکعة.**

(مصنف عبد الرزاق ج 4ص 201 حدیث نمبر 7763)

حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین رکعت (وتر) اور بیس رکعت (تراویح) پڑھی جاتی تھیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا مبارک دور

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھی جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تھیں۔ چنانچہ حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں:

کانوا یقومون علی عهد عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی شهر رمضان بعشرین رکعة قال وکانوا یقرئون وکانوا یتوکون علی عصیهم فی عهد عثمان بن عفان رضی الله عنه من شدة القیام.

(السنن الکبری للبیهقی ج 2ص 496)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں (صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ) بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اور قاری سو سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور لوگ لمبے قیام کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لاٹھیوں کا سہارا لیتے تھے۔

http://islamicurdubooks.net

حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کا مبارک دور:

آپ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی ہیں۔ درج ذیل روایات سے یہ بات واضح معلوم ہوتی ہے۔

1- **حدثنی زید بن علی عن ابیه عن جده عن علی انه امر الذی یصلی بالناس صلاة القیام فی شهر رمضان ان یصلی بهم عشرین رکعة. یسلم فی کل رکعتین و یراوح ما بین کل اربع رکعات فیر جع ذو الحاجة و یتوضاء الرجل وان یوتربهم من آخر اللیل حین الانصراف.**

(مسند امام زید ص 158.159)

امام زید اپنے والد امام زید العابدین سے وہ اپنے والد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس امام کو رمضان میں تراویح پڑھانے کا حکم دیا اسے فرمایا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے، ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔ ہر چار رکعت کے بعد اتنا آرام کا وقفہ دے کہ حاجت والا فارغ ہو کر وضو کر لے اور سب سے آخر میں وتر پڑھائے۔

2- **عن ابی الحسناء ان علیا امر رجلا یصلی بهم فی رمضان عشرین رکعة .**

(مصنف ابن ابی شیبه ج 2ص285)

حضرت ابوالحسناء سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھائے۔

3- **عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی رضی الله عنه قال دعا القراء فی رمضان فامر منهم رجلا یصلی بالناس عشرین رکعة و کان علی یوتربهم.**

(السنن الکبری للبیهقی ج 2ص496)

حضرت ابوعبدالرحمٰن السلمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان

المبارک میں قاریوں کو بلایا۔ پھر ان میں سے ایک قاری کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خود انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کا عمل:

حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کرام رحمہم اللہ سے بھی بیس رکعت تراویح ہی منقول ہے۔ ذیل میں چند شخصیات کا عمل پیش کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے بیس رکعت تراویح پڑھی یا پڑھائی ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

حضرت زید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **کان ابن مسعود رضی الله عنه يصلي بنا في شهر رمضان فينصرف وعليه ليل قال الاعمش: كان يصلي عشرين ركعة ويوتر بثلاث.**

(قيام الليل للمروزی ص 157)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں ہمیں تراویح پڑھاتے تھے اور گھر لوٹ جاتے تو رات ابھی باقی ہوتی تھی۔ حدیث کا راوی اعمش فرماتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ:

حضرت حسن بصری حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ **كان ابي بن كعب رضي الله عنه يصلي بالناس في رمضان بالمدينة عشرين ركعة ويوتر بثلاث.**

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 2ص 285)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ:

جلیل القدر تابعی ہیں۔ وسوصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے فرماتے ہیں:

ادرکت الناس وھم یصلون ثلا ثا وعشرین رکعة بالوتر.

(مصنف ابن ابی شیبه ج 2ص285)

میں نے لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ حضرات) کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھتے پایا ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ:

آپ اہل کوفہ کے مشہور و نامور مفتی ہیں، آپ فرماتے ہیں:

ان الناس کانوا یصلون خمس ترویحات فی رمضان.

(کتاب الآثار بروایت ابی یوسف ص41)

لوگ رمضان میں پانچ ترویحے (بیس رکعت) پڑھتے تھے۔

حضرت شیتر بن شکل رحمہ اللہ:

نامور تابعی ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں، آپ کے بارے میں ہے۔

عن شیتر بن شکل وکان من اصحاب علی رضی الله عنهانه کان یومهم فی شهر رمضان بعشرین رکعة ویوتربثلاث .

(السنن الکبریٰ للبیهقی ج 2ص 496)

حضرت شیتر بن شکل رحمہ اللہ جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں، لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ:

اہل کوفہ میں اپنا علمی مقام رکھتے تھے۔آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ وغیرہ کے شاگرد ہیں۔آپ کے بارے میں روایت ہے۔

انه کان یصلی خمس ترویحات فی رمضان ویوتربثلاث.

(مصنف ابن ابی شیبه ج 2ص285)

http://islamicurdubooks.net

آپ رمضان میں پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھتے تھے۔

حضرت سوید بن غفلۃ رحمہ اللہ:

آپ مشہور تابعی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ کی زیارت کی ہے اور ان سے روایت لی ہے۔ آپ کے بارے میں ابوالخصیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

کان یؤمنا سوید بن غفلة فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعة.

(السنن الکبری للبیهقی ج 2ص 496)

حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ ہمیں رمضان میں پانچ ترویحے یعنی بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ:

جلیل القدر تابعی ہیں۔ تیس صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ کے متعلق نافع بن عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

کان ابن ابی ملیکة یصلی بنا فی رمضان عشرین رکعة.

(مصنف ابن ابی شیبه ج 2ص 285)

حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ ہمیں رمضان میں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ:

آپ کبار تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ سے روایات لی ہیں اہل کوفہ میں علمی مقام رکھتے تھے۔ حجاج بن یوسف نے ظلماً قتل کیا تھا۔ آپ کے متعلق اسماعیل بن عبدالملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

http://islamicurdubooks.net

كان سعيد بن جبير يؤمنا في شهر رمضان فكان يقرء بقراء تين جمعيا، يقرء ليلة بقراء ة ابن مسعود فكان يصلي خمس ترويحات.

(مصنف عبد الرزاق ج 4ص 204)

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ رمضان کے مہینہ میں ہماری امامت کرواتے تھے۔ آپ دونوں قرائتیں پڑھتے تھے ایک رات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات پڑھتے اور دوسری رات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قرات آپ پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) پڑھتے تھے۔

حضرت علی بن ربیعہ رحمہ اللہ:

آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ وغیرہ جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ حضرت سعید بن عبید رحمہ اللہ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں: **ان علی بن ربیعة كان يصلي بهم في رمضان خمس ترويحات و يوتر بثلاث.**

(مصنف ابن ابی شیبہ ج2 ص285)

حضرت علی بن ربیعہ رحمہ اللہ رمضان مبارک میں پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

حضرات ائمہ اربعہ رحمہم اللہ:

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک سنتوں اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مقدس طریقوں کی تدوین جس جامعیت اور تفصیل کے ساتھ حضرات ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے فرمائی یہ مقام امت میں کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ اسی لئے پوری امت ان ہی کی رہنمائی میں پاک سنتوں پر عمل کر رہی ہے ائمہ اربعہ رحمہم اللہ بھی بیس رکعت تراویح کے قائل تھے۔ تفصیل پیش خدمت ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ:

1- علامہ ابن رشد رحمہ اللہ اپنی مشہور کتاب ''بدایۃ المجتہد'' میں لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ

رحمہ اللہ کے ہاں قیام رمضان بیس رکعت ہے۔

(بداية المجتهد ج 1 ص 214)

2- امام فخر الدین قاضی خان حنفی رحمہ اللہ اپنے فتاوی میں رقمطراز ہیں:

عن ابی حنفية قال القيام فی شهر رمضان سنة ..... كل ليلة سوى الوتر عشرين ركعة خمس ترويحات.

(فتاوی قاضی خان ج1 ص12 1)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں ہر رات بیس رکعت یعنی پانچ تراویح وتر کے علاوہ پڑھنا سنت ہے۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ:

امام مالک رحمہ اللہ نے ایک قول کے مطابق بیس رکعت تراویح کو مستحسن کہا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن رشد مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

واختار مالک فی احد قوليه..... القيام بعشرين ركعة.

(بداية المجتهد ج 1ص214)

امام مالک رحمہ اللہ نے ایک قول میں بیس رکعت تراویح کو پسند کیا ہے۔ دوسرا قول چھتیس رکعت کا ہے جن میں بیس رکعت تراویح اور سولہ رکعات نفل تھی۔

امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ:

1- آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **احب الی عشرون ..... وكذلک يقومون بمكة.**

(قيام الليل ص 159)

مجھے بیس رکعت تراویح پسند ہے، مکہ میں بھی بیس رکعت ہی پڑھتے ہیں۔

2- دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

وهكذا ادركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة.

(ترمذی ج1 ص 166)

میں نے اپنے شہر مکہ میں لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھتے پایا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ:

فقہ حنبلی کے ممتاز ترجمان امام ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

والمختار عند ابی عبد الله فیها عشرون رکعة و بهذا قال الثوری و ابو حنیفة و الشافعی رحمهم الله.

(المغنی لابن قدامه ج 1ص802)

امام ابوعبداللہ (احمد بن حنبل رحمہ اللہ) کے نزدیک مختار اور راجح بیس رکعت تراویح ہے۔ اور امام ثوری رحمہ اللہ، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی بیس رکعت ہی کے قائل ہیں۔

حضرات مشائخ عظام رحمہم اللہ تعالی:

امت مسلمہ میں جو مشائخ گزرے ہیں ان کا عمل و اخلاق، کردار اور سیرت اس امت کے لئے مشعل راہ ہے۔ ان کی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو وہ بھی بیس رکعت پر عمل پیرا نظر آتے ہیں جو یقیناً بیس رکعت قیام رمضان کی دلیل ہے۔ چند مشہور مشائخ عظام کی تصریحات پیش خدمت ہیں۔

شیخ ابوحامد محمد غزالی رحمہ اللہ:

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **التراویح وهی عشرون رکعة و کیفیتها مشهورة وهی سنة موکدة.**

(احیاء العلوم ج 1ص132)

تراویح بیس رکعتیں ہیں جن کا طریقہ معروف و مشہور ہے اور یہ سنت موکدہ ہیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ:

آپ اپنی مشہور کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں تراویح سے متعلق فرماتے ہیں: **صلوة التراویح سنة النبی صلی الله علیه و آله وسلم وهی عشرون رکعة.**

(غنیة الطالبین ص 267.268)

صلوۃ تراویح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے اور یہ بیس رکعت ہے۔

http://islamicurdubooks.net

شیخ امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ:

مشہور محدث، فقیہ اور سلسلہ تصوف میں ایک خاص مقام کے مالک تھے۔ اپنی مشہور زمانہ کتاب "**المیزان الکبری**" میں تحریر فرماتے ہیں: "**التراویح فی شھر رمضان عشرون رکعات.**"

(المیزان الکبری ص 153)

صلوۃ تراویح رمضان المبارک میں بیس رکعات ہے۔

حرمین شریفین (زادھما اللہ شرفاً) میں بیس رکعت تراویح

حرم مکہ و حرم مدینہ میں چودہ سو سال سے بیس رکعت سے کم تراویح پڑھنا ثابت نہیں بلکہ بیس رکعت ہی متواث و متواتر عمل رہا ہے۔ چنانچہ مسجد نبوی کے مشہور مدرس اور مدینہ منورہ کے سابق قاضی شیخ عطیہ سالم نے مسجد نبوی میں نماز تراویح کی چودہ سو سالہ تاریخ "**التراویح اکثر من الف عام**" کے نام سے ایک مستقل کتاب تالیف فرما کر ثابت کیا ہے کہ چودہ سو سالہ مدت میں بیس رکعت متواتر عمل ہے، اس سے کم ثابت نہیں۔

جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کی طرف سے **کلیۃ الشریعۃ والدراسات الاسلامیہ** مکہ مکرمہ کے استاذ شیخ محمد علی صابونی کا ایک رسالہ "**الھدی النبوی الصحیح فی صلوۃ التراویح**" کے نام سے شائع کیا گیا ہے جس میں شیخ صابونی نے عہد خلافت راشدہ سے لے کر عہد حکومت سعودیہ تک مکہ مکرمہ و مسجد حرام میں ہمیشہ بیس رکعات تراویح پڑھے جانے کا ثبوت دیا ہے۔

خواتین چونکہ مساجد نہیں جاتیں اس لیے وہ گھر میں رہ کر تراویح ادا کریں ہمارے علاقوں میں اکثر خواتین آخری دس سورتوں (**الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل** .....تا..... **قل اعوذ برب الناس**) سے ہی تراویح ادا کرتی ہیں۔ اس لیے کم از کم ہر مسلمان بچی کو آخری دس سورتیں ضرور یاد ہونی چاہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ماہ مقدس کے احترام کی توفیق بخشے اور ہم سب کے گناہوں کو معاف فرمائے۔ (آمین یارب العالمین)

http://islamicurdubooks.net

(۱) جو مسلمان اتنا مال دار ہو کہ اس پر زکوۃ واجب ہو یا اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال واسباب ہے جتنی قیمت پر زکوۃ واجب ہوتی ہے یعنی ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کا مال واسباب ہے تو اس پر عید الفطر کے دن صدقہ دینا واجب ہے۔ چاہے وہ سوداگری کا مال ہو یا سوداگری کا نہ ہو اور چاہے اس پر سال گزر چکا ہو یا نہ گزرا ہو، اس صدقہ کو شریعت میں ''صدقہ فطر'' کہتے ہیں۔ (درمختار) البتہ اگر وہ قرض دار ہے تو قرضہ منہا (کم.....از ناقل) کر کے دیکھا جائے، اگر اتنی قیمت کا اسباب بچ جائے جو اوپر مذکور ہے تب تو صدقہ فطر واجب ہے ورنہ نہیں جس طرح مال دار ہونے کی صورت میں مردوں پر ''صدقہ فطر'' واجب ہے اسی طرح اگر عورت کے پاس کچھ مال اس کی ملکیت میں ہو جس کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو مثلاً اس کے پاس زیور ہو جو اس کے والد کی طرف سے اس کو دیا گیا یا خاوند نے زیور دے کر اس کو مالک بنا دیا تو عورت پر بھی اپنی طرف سے ''صدقہ فطر'' واجب ہے۔

(۲) مگر عورت پر کسی اور کی طرف سے ادا کرنا واجب نہیں نہ بچوں کی طرف سے نہ ماں باپ کی طرف سے نہ شوہر کی طرف سے۔ (درمختار وشامی)

(۳) البتہ مردوں پر جس طرح اپنی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے اسی طرح نابالغ اولاد کی طرف سے بھی صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ اگر اولاد مال دار ہو تو پھر باپ کے ذمہ اپنے مال میں سے دینا واجب نہیں بلکہ اولاد کے مال میں سے ادا کرے اور بالغ اولاد کی طرف سے بھی دینا واجب نہیں۔ البتہ اگر کوئی بالغ لڑکا، لڑکی مجنون ہو تو اس کی طرف سے اس کا والد صدقہ فطر ادا کرے۔ (درمختار شامی)

http://islamicurdubooks.net

(۴) وقت وجوب صدقہ: عید کی صبح صادق کے وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے تو اگر کوئی شخص فجر کا وقت آنے سے پہلے فوت ہو گیا ہو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں اس کے مال میں سے نہ دیا جائے اسی طرح جو بچہ صبح صادق کے بعد پیدا ہوا ہو اس کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔ (درمختار) یہی حکم ہے اس شخص کا جو صبح صادق سے پہلے فقیر ہو گیا کہ اس شخص پر صدقہ فطر واجب نہیں۔ (شامی)

(۵) مستحب یہ ہے کہ عید کے دن نماز سے پہلے یہ صدقہ دیا جائے اور اگر عید کے دن نہ دیا جائے تو معاف نہیں ہوا۔ اب کسی دن اس کی قضا کرنی لازمی ہے اور اگر اس کو رمضان المبارک میں ہی ادا کر دیا گیا تب بھی ادا ہو گیا۔

(۶) جس شخص نے کسی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی یہ صدقہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

(۷) صدقہ واجب کی مقدار: صدقہ فطر میں اگر گیہوں یا گیہوں کا آٹا، ستو دیا جائے تو نصف صاع یعنی پونے دو سیر بلکہ احتیاطاً دو سیر دے دینا چاہیے اگر گیہوں اور جَو کے علاوہ کوئی اور غلّہ دینا چاہے جیسے: چنا، چاول وغیرہ تو اتنا دے کہ اس کی قیمت نصف صاع گندم یا ایک صاع جو کے برابر ہو جائے اور اگر غلہ کی بجائے اس کی قیمت دی جائے تو سب سے افضل ہے۔ (درمختار)

(۸) ایک آدمی کا صدقہ فطر کئی فقیروں کو اور کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک فقیر کو دینا جائز ہے۔ (درمختار)

(۹) صدقہ کے مستحق: صدقہ فطر کے مستحق بھی وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں یعنی ایسے غریب لوگ جن کے پاس اتنا مال نہیں ہے جس پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہو۔

(۱۰) صدقہ دینے میں اپنے غریب رشتہ داروں اور دینی علم کے سیکھنے سکھانے والوں کو مقدم رکھنا افضل ہے۔ (درمختار)

https://islamicurdubooks.net

(۱۱) جن لوگوں سے یہ پیدا ہوا ہے جیسے ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اور اس طرح اس کی اولاد ہے جیسے بیٹی، بیٹا، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی ان کو صدقہ فطر نہیں دے سکتا، ایسے بیوی اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی بیوی کو بھی صدقہ فطر نہیں دے سکتا۔ (درمختار)

خالہ، خالو، ماموں، مامی، ساس، سسر، خسر، سالہ، بہنوئی، سوتیلی ماں، سوتیلا باپ سب کو صدقہ فطر دینا درست ہے۔ (شامی)

(۱۲) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ یا حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اولاد کو صدقہ فطر دینا درست نہیں ہے۔ (درمختار)

(۱۳) صدقہ فطر سے مسجد، مدرسہ، سکول، غسل خانہ، کنواں، نلکا اور مسافر خانہ، پُل، سڑک غرضیکہ کسی طرح کی عمارت بنانا یا کسی میت کے کفن دفن میں خرچ کرنا یا کسی میت کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرنا درست نہیں ہے، البتہ اگر کسی غریب کو اس کا مالک بنا دیا جائے، پھر وہ اگر چاہے تو اپنی طرف سے کسی تعمیر یا کفن دفن وغیرہ میں خرچ کر دے تو جائز ہے۔ (درمختار)

(۱۴) جب تک کسی شخص کے صدقہ فطر کے مستحق ہونے کی تحقیق نہ ہو جائے اس وقت تک اس کو صدقہ نہیں دینا چاہیے اگر بے تحقیق دے دیا پھر معلوم ہوا کہ وہ غریب ہی ہے تو ادا ہو گیا ورنہ دیکھو کہ دل کیا گواہی دیتا ہے اگر دل اس کے غریب ہونے کی گواہی دے تو ادا ہو گیا ورنہ پھر سے ادا کرے۔ (شامی)

(۱۵) ایک شہر سے دوسرے شہر میں صدقہ فطر بھیجنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر دوسرے شہر میں اس کے غریب رشتہ دار رہتے ہوں یا وہاں کے لوگ زیادہ محتاج ہوں، یا وہ لوگ دین کے کام میں لگے ہوئے ہوں تو ان کو بھیج دیا تو مکروہ نہیں، کیونکہ طالب علموں اور دین دار غریب عالموں کو دینا بڑا ثواب ہے (درمختار)

☆☆☆

http://islamicurdubooks.net

جب آپ کو عقد نکاح یا ولیمہ کی دعوت دی جائے تو وہاں ضرور جائیں کیونکہ اس میں حاضری سنت ہے۔ جبکہ اس میں کوئی شرعی محرمات نہ ہوں، کیونکہ شریعت نے نکاح اور شادی کو عبادت میں شمار کیا ہے اس لیے مستحب یہ ہے کہ نکاح مسجد میں ہو جیسا کہ فقہاء کرام نے اس کی تصریح کی ہے اور حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"أعلنوا النكاح واجعلوه في المساجد واضربوا عليه بالدُّف"

(ابن ماجہ)

ترجمہ: نکاح کا اعلان کرو اور اس کو مسجد میں منعقد کرو اور اس نکاح پر دُف بجاؤ۔

اور اس کی تائید "اعلنوا النكاح" نکاح کا اعلان کرو والی حدیث سے بھی ہوتی ہے

(مسند احمد، مستدرک حاکم)

حدیث میں فصل ما بين الحلال والحرام الصوات والدف في النكاح

ترجمہ: حلال اور حرام میں شہرت اور دف کا فرق ہے۔۔۔۔۔ والی حدیث اس کی تائید کرتی ہے

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں عورتوں کو دف بجانے کی اجازت دی ہے جس میں کسی کا اختلاف نہیں اور بعض علماء کے نزدیک مردوں کو بھی اجازت ہے تاکہ شادی کی شہرت ہو اور اس کو اعلان ہو تاکہ اپنے اور غیروں سب کو معلوم ہو کہ شادی ہوئی ہے۔

اس اعلان اور تشہیر میں شریعت کے اونچے مقاصد ہیں اور تو یہ کہ پاکیزہ اور حلال نکاح اور حرام اور خبیث جوڑ میں فرق کرنا جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پہلے گزر چکا ہے:

"فصل ما بين الحلال والحرام والصوت والدف في النكاح"

http://islamicurdubooks.net

یعنی حلال اور حرام میں فرق کرنے والی چیز آواز اور دف ہے علماء نے فرمایا ہے کہ آواز سے مراد نکاح کا اعلان ہے اور لوگوں میں اس کا تذکرہ ہے۔

آپ کا عقد نکاح کی مجلس میں شریک ہونا اس مطلوب اعلان کو ثابت کرتا ہے اور نکاح میں گواہی پر قوت حاصل ہوتی ہے اور ایک مومن بھائی یا مومن بہن کے نیک عمل میں آپ شریک ہوتے ہیں۔ جس کے ذریعے ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنا نصف سے زیادہ دین محفوظ کر لیا اب ان کو چاہیے کہ باقی نصف میں اللہ سے ڈرتے رہیں۔ نیز اس شرکت سے دولہا اور دولہن دونوں کی تکریم بھی ہے کہ ان کے عزیز و اقارب اور ان کے نیک دوست ان کی اس خوشی میں شریک ہیں اور ان کی صلاح کامیابی، برکت اور توفیق کی دعائیں مانگتے ہیں اور ان کا تعلق مسلمانوں میں اسلامی اخوت کے حقوق میں سے ہے۔

جب آپ کو شادی پہ بلایا جائے تو دعوت کے قبول کرنے میں آپ کی نیت یہ ہونی چاہیے کہ آپ ایک مبارک دعوت میں شریک ہو رہے ہیں اور ایک ایسی خوشی کی تقریب میں شرکت کر رہے ہیں جو شرعاً مطلوب ہے اور اس میں شرکت کرنے کا حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اور اس میں ان تمام آداب کا خیال رکھیں جن کی طرف پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے۔ آپ اس پاکیزہ تقریب کے لیے شریعت کے دائرہ میں رہ کر زیب و زینت اختیار کر سکتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جب ایک دوسرے کی ملاقات کو جاتے تو ظاہری زینت اختیار کر کے جاتے

نیز جب آپ کوئی بات شروع کریں اور کسی بات میں حصہ لیں تو اس محفل اور خوشی کی مناسبت سے کریں ایسی بات نہ کریں جن سے حاضرین کو غم اور پریشانی ہو یا جس سے سامعین کی سمع خراشی ہو، مومن کو عقل مند اور ہوشیار ہونا چاہیے مستحب یہ ہے کہ جب آپ زوجین کو مبارک باد دیں تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے مبارک باد دیں:

”بارک اللہ لک وبارک علیک وجمع بینکما بخیر“

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

ترجمہ: یعنی اللہ تجھے برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر پر جمع فرمائے۔ ان الفاظ سے مبارک باد نہ دیں جن سے بعض لوگ دیتے ہیں کہ آپ میں اتفاق ہو آپ کے بیٹے ہوں۔ کیونکہ یہ زمانہ جاہلیت کی مبارک باد ہے اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دعا سکھا کر اس سے مستغنی کر دیا ہے نیز یہ بھی مسنون دعا ہے:

''بارک اللہ لکم و بارک علیکم''

(نسائی، ابن ماجہ)

یعنی اللہ آپ کو برکت دے اور آپ پر برکت نازل فرمائے۔

ام المومنین امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں جب میری شادی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو میری ماں آئیں اور مجھے ایک گھر میں پہنچا دیا اور وہاں انصار کی کچھ خواتین موجود تھیں انہوں نے کہا:

''علی الخیر و البرکۃ و علی الخیر طائر''

یعنی خیر و برکت ہو اور خوش بختی اور خوش نصیبی ہو

یہ چند اسلامی آداب ہیں جن پر عمل کرنے سے انسان اچھی زندگی گزار سکتا ہے۔ اور عمل کے لیے بہترین میدان آپ کا گھر ہے اور آپ کی شخصیت اور آپ کے بھائی بہن کی شخصیت ہے۔ لہذا اپنے اور ان کے درمیان عمل میں سستی نہ کریں تاکہ گھر والوں کو اور والدین کو آپ سے تکلیف نہ ہو کیونکہ وہ سب سے زیادہ آپ کی نیکی اور نرمی کے حقدار ہیں۔

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کون شخص میرے حسن معاشرت کا زیادہ حق دار ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امک ثم امک ثم امک ثم ابوک ثم ادناک ادناک'' فرمایا: تیری ماں پھر فرمایا تیری ماں پھر فرمایا تیری ماں پھر تیرا باپ پھر درجہ بدرجہ۔

اللہ تعالی ہم سب کو اسلامی اداب کی رعایت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

http://AsaanUrduBooks.net

خاوند کا دوسروں کی نظروں میں وقار بڑھائیں:

کبھی کبھی جھگڑے کا سبب یہ بنتا ہے کہ خاوند برا ہوتا ہے مگر اس کی بیوی اس کی برائی کے ڈھنڈورے پیٹنا شروع کر دیتی ہے میکے بھی فون کر کے اپنی امی کو بتا رہی ہے کہ کس مصیبت میں آپ نے مجھے ڈال دیا۔ سہیلیوں کو بھی فون کر کے بتا رہی ہے کہ میں تو مصیبت میں پڑ گئی بچوں کے سامنے بھی باپ کی برائی کر رہی ہے اس کے منہ کے سامنے بھی اس کی برائی کرتی ہے جب آپ نے اس کی برائی کا اتنا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیا تو آپ اس کی نظر میں کہاں سے اچھی رہیں؟ آپ نے بھی تو ثابت کر دیا کہ برائی میں اس نے کوئی کمی نہیں چھوڑی، یاد رکھیں! ہمیشہ اپنے خاوند کی دوسروں کے سامنے معزز بنائیں۔ خاوند آپ کا دل دکھائے آپ کو پریشان کر دے مگر پھر بھی آپ کی عادت یہ ہو آپ کا خلق یہ ہونا چاہیے کہ دوسروں کے سامنے اس کا اچھا تذکرہ کریں اس طرح بات کریں کہ دوسروں کی نظر میں خاوند کی عزت اور مقام بڑھ جائے، یہ گھر آباد کرنے کے لیے انتہائی ضروری ہے

خاوند کو فیصلہ کن پوزیشن پہ نہ لے جائیں:

ایک اور غلطی جو عام طور پر جھگڑے کا سبب بنتی ہے کہ بیوی کبھی کبھی خاوند کو ایسی پوزیشن پہ لا کر کھڑا کر دیتی ہے کہ جہاں اسے ایک کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اور دوسرے کو رکھنا پڑتا ہے۔ کبھی بھی اپنے خاوند کو ایسی پوزیشن پر لا کر کھڑا مت کریں کہ یا وہ آپ کو رکھے یا اپنی ماں کو رکھے یا آپ کو رکھے یا اپنی بہن کو رکھے کیوں آپ نے اس کو اس پوزیشن پر لا کھڑا کیا اب وہ جس طرف بھی قدم بڑھائے گا فساد ہی فساد ہے تو ایسی صورتحال پر بات کو نہ لائیں ہمیشہ خاوند کی ذمہ داریوں کا خیال کریں اگر وہ ایک ہی بیٹا ہے تو اپنی ماں کو کہاں بیچ نکالے گا؟ آپ کو اس کی ماں کے ساتھ

https://assamibooks.net

زندگی گزارنے کے لیے مجاہدہ کرنا پڑے گا۔ ہاں! جب آپ اور آپ کے میاں باہم مل جائیں گے تو پھر بوڑھی ساس آپ لوگوں کو پریشان نہیں کر سکے گی۔

غیر مرد سے تنہائی میں بات نہ کریں:

ایک اور چیز جو جھگڑے کا سبب بنتی ہے وہ ہے کسی غیر مرد کے ساتھ تنہائی میں بات کرنا یا فون پر بات کرنا یہ عورت کی اتنی بڑی غلطی ہوتی ہے کہ اس کا نتیجہ ہمیشہ بربادی ہوتا ہے۔ یاد رکھیں! مرد عورت کی ہر کوتاہی کو برداشت کر سکتا ہے اس کے کردار کی برائی کو کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا، تو غیر مرد کے ساتھ گفتگو کرنے سے ایسے گھبرائیں جیسے بچہ شیر کو دیکھ کر یا بلی کو دیکھ کر گھبرایا کرتا ہے۔ اس معاملے میں اپنے کردار کو بے داغ رکھیں جب مرد کے دل میں یہ بات ہوتی ہے کہ میری بیوی پاک دامن ہے تو پھر وہ کڑوی کسیلی آرام سے برداشت کر جاتا ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں ہے کہ کتنی خوبصورت لڑکیوں کو طلاقیں ہو جاتیں ہیں اس کا سبب یہی مصیبت بنتی ہے۔ کسی کا فون آرہا ہے۔ کسی کا میسج آرہا ہے، کسی سے بات ہو رہی ہے، جب خاوند کو اس چیز کا پتہ چلا تو بس یہ چیز خاوند اور بیوی کر درمیان فاصلے پیدا ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔

خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلیں:

اس لئے خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی کام بھی نہ کیا کریں حدیث پاک میں آتا ہے: ''جو بیوی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلتی ہے جب تک لوٹ کر نہیں آتی اللہ کے فرشتے اس عورت کے اوپر لعنت برساتے ہیں۔'' اور ایک حدیث مبارکہ میں آیا ہے: ''عورت کا خاوند اگر کسی جائز بات پر ناراض ہو اور عورت اس کی پرواہ نہیں کرتی اس کا خیال ہی نہیں کرتی جب تک مرد ناراض ہے اللہ تعالی اس عورت کی نماز کو بھی قبول نہیں فرماتے۔'' حدیث پاک میں غلام کے بارے میں بھی یہی آیا ہے کہ اگر کوئی غلام اپنے گھر سے بھاگ جائے تو جب تک اپنے مالک کے پاس واپس نہ لوٹے اللہ اس کی نمازوں کو قبول نہیں فرماتے۔ حقیقت حال کو سمجھ کر دینی زندگی گزاریں گی تو ان شاء اللہ یہ جھگڑے ہی ختم ہو جائیں گے یہ باتیں تو وہ تھیں جو عام طور پر عورتوں

سے کوتاہیاں ہو جاتیں ہیں جن پر میاں بیوی کے درمیان جھگڑے ہوتے ہیں بلا اجازت کام کرنا یا بلا اجازت گھر سے جانا یہ بڑی غلطیوں میں سے ایک غلطی ہے۔

ایک صحابیہ کی بے مثال فرمانبرداری:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ایک میاں بیوی اوپر کی منزل میں رہتے تھے اور نیچے کی منزل میں بیوی کے ماں باپ رہتے تھے خاوند کہیں سفر پہ گیا اور اس نے بیوی کو کہہ دیا کہ تمہارے پاس ضرورت کی ہر چیز ہے تم نے نیچے نہیں اترنا۔ چنانچہ یہ کہہ کر خاوند چلا گیا اللہ کی شان دیکھیں کہ والد صاحب بیمار ہو گئے وہ صحابیہ عورت سمجھتی تھی کہ خاوند کی اجازت کی شریعت میں کتنی اہمیت ہے اب یہ نہیں کہ اس نے سنا کہ والد بیمار ہے اور نیچے آ گئی نہیں۔ اس نے اپنے خاوند کی بات کی قدر کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام بھجوایا کہ میرے خاوند نے مجھے گھر سے نکلتے ہوئے منع کر دیا تھا تو اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا اب مجھے نیچے جانا چاہیے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" نہیں! آپ کے خاوند نے چونکہ آپ کو منع کر دیا اس لیے آپ نیچے نہ آئیں۔"

اب ذرا غور کیجیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی فرما رہے ہیں کہ آپ خاوند کی اجازت کے بغیر نیچے مت آؤ چنانچہ وہ نیچے نہیں آئیں اللہ کی شان کہ اس کے والد کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی حتی کہ والد کی وفات ہو گئی جب والد کی وفات ہوئی تو اس صحابیہ نے پھر پیغام بھجوایا کہ اے اللہ کے نبی! کیا میں اپنے باپ کا آخری مرتبہ چہرہ دیکھ سکتی ہوں میرے والد دنیا سے چلے گئے میرے لیے کتنا بڑا صدمہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چونکہ تمہارے خاوند نے تمہیں روک دیا تھا اس لیے تم اوپر ہی رہو اور اپنے والد کا چہرہ دیکھنے کے لیے نیچے آنا ضروری نہیں وہ صحابیہ اوپر ہی رہی سوچیے اس کے دل پر کیا گزری ہو گی کتنا صدمہ اس کے دل پر ہوا ہو گا اس کے والد کا جنازہ پڑھا یا گیا اس کو دفن کر دیا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیٹی کی طرف پیغام پہنچایا کہ اللہ رب العزت نے تمہارے اپنے خاوند کا لحاظ رکھنے کی وجہ سے تمہارے باپ کے سب گناہوں کو معاف فرما دیا تو معلوم ہوا آپ اپنے گھر میں جو کام بھی کریں خاوند سے اجازت لیں۔

ہر چیز کا ایک موسم اور سیزن ہوتا ہے جس میں انسان دام کم اور چیز زیادہ وصول کرتا ہے جس طرح گندم اگر سیزن کے موقع پر لی جائے تو پیسہ کم لگتا ہے اور گندم زیادہ وصول ہوتی بہ نسبت اس موقع کے جس میں سیزن نہیں ہوا کرتا۔ اس طرح نیک کام تو انسان کرتا رہتا ہے اور کرنے بھی چاہیے لیکن تمام مہینوں میں ایک مہینہ ایسا ہے جس میں انسان نیک کام اگر تھوڑا سا بھی کر لے تو اس کو اجر کئی گنا ملتا ہے جس طرح کہ رمضان المبارک کا مہینہ یہ نہایت رحمت اور برکت والا مہینہ ہے اس کے اندر اللہ رب العزت نے انسانوں پر خصوصی کرم فرمایا اور اس مہینہ کی عبادت کا ثواب بھی عام مہینوں کی عبادت سے زیادہ عنایت فرمایا اس مہینہ میں کوئی نفل پڑھے تو ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر کر دیا جاتا ہے اور اس کی ایک رات کا ثواب ہزار مہینوں سے بڑھ کر قرار دیا چنانچہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: ”لیلۃ القدر خیر من الف شھر“ کہ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور اس مہینہ کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی رحمت سے جہنمیوں کو رہائی نصیب فرماتے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”رمضان المبارک کی ہر دن اور ہر رات میں اللہ تعالیٰ یہاں سے (یعنی جہنم کے) قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کے لیے ہر دن اور رات میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔“ بعض روایات کے مطابق افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اللہ رب العزت اس وقت ہم کو دعاؤں کی طرف توجہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دن کی عبادت روزہ:

اس رحمت والے مہینے میں ربِ رحمٰن نے ہم پر دو خاص عبادتیں مقرر فرمائی ہیں ایک

دن کا روزہ اور دوسری رات کی تراویح۔ روزے کے متعلق تو رحمۃ اللعالمین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے اور کہیں یہ ارشاد فرمایا کہ روزے دار کے لیے دریا کی مچھلیاں دعا کرتیں ہیں اور افطار کر وقت تک کرتی رہتیں ہیں ان کے لیے جنت کو سجایا جاتا ہے اور کہیں گناہوں کی معافی کا یوں اعلان فرمایا:

"من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه"

کہ جس آدمی نے ایمان اور ثواب کی نیت سے روزے رکھے اللہ تعالی اس کے پہلے والے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا اور ایک مقام پر تو یوں ارشاد فرمایا کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں۔ تو ذرا سوچیں اگر روزہ کے بدلے ہمیں اللہ تعالی مل جائیں تو کیا یہ سودا سستا نہیں ہے؟؟

کہتے ہیں ایک بادشاہ تھا اس نے ایک دن اپنے تمام وزیروں کو اکھٹا کیا اور کہا کہ یہ سب اشرفیاں دینار تمہارے لیے ہیں اور یہ جواہر اور موتی بھی تم ان سب کو اٹھا لو ان سب کو پھینک کر وہ چل دیا لیکن اس کا ایک وزیر اس کے پیچھے چل پڑا اس نے اشرفیوں دنانیر موتیوں اور جواہر کی طرف توجہ ہی نہ دی وہ بادشاہ کے پیچھے چلتا رہا بادشاہ نے دیکھا تو سوال کیا آپ میرے پیچھے کیوں آئے ہیں کیا آپ کو ان موتیوں کی اور جواہرات کی ضرورت نہیں تھی؟ تو اس وقت وزیر نے جواب دیا اور کہا بادشاہ سلامت جن کو جواہر چاہیے تھے وہ لے رہے ہیں لیکن مجھے تو بس آپ چاہیے کیونکہ جس کو آپ مل گئے اس کو جواہر بھی مل گئے اور موتی بھی لہذا مجھے آپ کی رفاقت ہی پسند اور مطلوب ہے۔ تو بالکل اس طرح ہر آدمی عبادت اللہ کی رضاء کے لیے اس کی رحمت کے حصول کے لیے کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ مجھے اللہ کی معرفت حاصل ہو جائے یعنی کہ مجھے اللہ مل جائے تو اگر روزے کے ذریعے اللہ اپنی معرفت عنایت فرمادیں تو ہمیں پیچھے نہیں رہنا چاہیے۔ لیکن یہ اس وقت ہوگا جب ہم روزے میں زبان، کان، ہاتھ اور دیگر اعضاء جسمانیہ کی حفاظت بھی کریں گئے کیونکہ

روزہ ڈھال بھی ہے حدیث شریف میں آتا ہے رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الصیام جنۃ ما لم یخرقھا" کہ روزہ آدمی کے لیے ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑ نہ دے۔

(ابن ماجہ)

ڈھال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے آدمی ڈھال سے اپنے دشمن سے حفاظت کرتا ہے اسی طرح روزے کے ذریعے سے بھی انسان اپنے دشمن شیطان سے حفاظت کرتا ہے۔ ایک روایت میں یوں بھی راشاد فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے اللہ کے عذاب سے اور دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرمایا کہ روزہ جہنم سے ڈھال ہے۔ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یہ تو ارشاد فرمائیں اے اللہ کے رسول روزہ کس چیز سے پھٹ جاتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جھوٹ اور غیبت سے۔ اور یہ بیماری جہاں مردوں میں ہے اس سے زیادہ کہیں خواتین میں موجود ہے جوں ہی دو اکھٹی بیٹھیں گئی کسی نہ کسی کی خیر نہیں ہے اللہ ہمیں غیبت کرنے اور جھوٹ بولنے سے محفوظ فرمائے۔

اگر ہم نے روزے کی حالت میں بھی غیبت اور جھوٹ نہ چھوڑا تو ہم سارا دن روزہ تو رکھیں گی لیکن ہمیں اس کا ثواب نہیں ہوگا کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزے کے ثمرات میں بھوکا رہنے کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے کے سواء کچھ بھی نہیں ملتا۔"

رات کی عبادت تراویح:

دوسری جو رمضان المبارک میں ایک خاص عبادت ہے وہ ہے رات کی تراویح کہ جس کے متعلق رحمۃ اللعالمین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس آدمی نے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام (یعنی رات کی تراویح) کیا اللہ تعالی اس کے پہلے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔"

یہ نماز تراویح خاص رمضان المبارک کی عبادت ہے اور اس میں گناہوں کی معافی کا

اعلان ہے اگر ذرا غور فرمائیں! تو اس کے علاوہ ہمیں کیا چاہیے کیا مغفرت سے بڑھ کر بھی کوئی چیز ہے؟ مگر افسوس کہ ہمیں اس کی بھی قدر نہیں اور اس عظیم الشان سنت کے ادا کرنے میں اس قدر لاپرواہی کی جاتی ہے کہ اللہ معاف فرمائے۔ نماز تراویح کی بیس رکعات یہ سنت موکدہ ہیں اور عورتیں اس سے بھی محروم رہتی ہیں حالانکہ مردوں کی طرح ان پر بھی تراویح پڑھنا سنت موکدہ ہے ایک روایت میں آتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی ہو جائے۔'' رمضان المبارک کی ان بابرکت راتوں میں ایک رات ایسی بھی ہے جس کو اللہ رب العزت نے ہزار مہینوں سے بہتر فرمایا ہے۔

لیلۃ القدر کی فضیلت:

رمضان المبارک کی تمام راتوں سے بابرکت اور خیر کی رات ہے جس کو ہزار مہینوں سے افضل بتایا گیا ہے اگر حساب لگایا جائے تو ہزار مہینوں کے تراسی سال چار ماہ بنتے ہیں خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو اس رات کی عبادت نصیب ہو جائے کہ جو شخص اس ایک رات کو عبادت میں گزار دے تو گویا اس نے تراسی سال چار ماہ سے زیادہ کا زمانہ عبادت میں گزارا۔ درمنثور میں ہے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر اللہ تعالیٰ نے میری امت کو عطا فرمائی ہے پہلی امتوں میں نہیں ہے۔

روزہ اور تراویح کی طرح اس رات میں عبادت کرنے والے کے بھی اللہ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لیے) کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو کیا دعا مانگوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللھم انک عفوا تحب العفو فاعف عنی'' اے اللہ تو بے شک معاف

کرنے والا ہے اور پسند کرتا ہے معاف کرنے کو پس معاف فرما دے مجھے بھی۔

اعتکاف کی فضیلت:

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ایک خاص عبادت اعتکاف کی بھی ہے حدیث شریف میں اس کی فضیلت بھی آئی ہے عورت کے لیے گھر کی وہ جگہ ہے جس کو اس نے نماز پڑھنے کے لیے متعین کیا ہے اور اگر گھر میں عورت نے کوئی جگہ نماز کے لیے متعین نہیں کی تو کسی کونے کو متعین کر کے اس میں بیٹھ جائیں عورتوں کے لیے تو یہ کام بہت آسان ہے لیکن پھر بھی اس سے محروم رہتی ہیں آخر کیوں؟؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''معتکف (اعتکاف کرنے والا/ کرنے والی) گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتیں ہیں جتنی کہ کرنے والے کے لیے مطلب یہ ہے کہ اعتکاف میں آدمی گناہوں سے بھی محفوظ رہتا ہے اور وہ نیک کام جو باہر رہ کر کر سکتا تھا اب نہیں کر سکتا مثلا:

مریض کی عیادت، نماز جنازہ وغیرہ اس کا ثواب بھی اس کو اعتکاف کے دوران ملتا رہے گا۔ یہ اللہ تعالی کی اپنے بندے پر کس قدر رحمت ہے کہ اس کو صرف نیت پر ہی ان کاموں کا ثواب جن کو وہ اعتکاف کے دوران نہیں کر سکتا پورا پورا عنایت فرما رہے ہیں دراصل اللہ کی رحمت تو بندے کی بخشش کے بہانے تلاش کرتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کی رضا کے واسطے کرتا ہے اللہ تعالی اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ بنا دیتے ہیں جن کی مسافت آسمان اور زمین کے درمیان مسافت سے زیادہ ہے۔

رمضان اور عبادت اولیاء رحمٰن:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق ہے کہ آپ مضان المبارک میں 61 قرآن پاک ختم فرمایا کرتے تھے ایک دن میں اور ایک رات میں اور ایک تراویح میں۔

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی ریاضت اور مجاہدے کی یہ حالت تھی کہ دیکھنے والوں کو رحم آتا

اور ترس کھایا کرتے تھے چنانچہ پیرانہ سالی میں جب آپ کی عمر ستر سال سے بھی زیادہ تھی آپ کا معمول یہ تھا کہ دن بھر روزہ اور بعد از نماز مغرب نماز اوابین ادا فرماتے تھے جس میں تقریبا دو پارے تلاوت فرماتے تھے اس کے بعد مکان میں کھانا کھانے تشریف لے جاتے اور تھوڑی دیر وہیں قیام فرماتے تو اس کے دوران بھی کئی پارے تلاوت فرما لیتے پھر اس کے بعد تراویح ادا فرماتے پھر تھوڑا سا آرام فرمانے کے بعد تقریباً اڑھائی گھنٹے تہجد میں مشغول رہتے تھے پھر نماز فجر کے بعد آٹھ ساڑھے آٹھ بجے تک ذکر اور وظائف میں مشغول رہتے تھے نمازوں میں اور ان کے بعد کے اوقات میں نصف قرآن مجید پڑھنا آپ کا یومیہ معمول تھا۔

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ تراویح کے بعد سے صبح کی نماز تک نوافل میں مشغول رہتے تھے اور یکے بعد دیگرے متفرق حفاظ سے قرآن مجید سنتے رہتے تھے۔ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمہ اللہ کا رمضان المبارک تو دن رات تلاوت قرآن مجید میں ہی گزرتا تھا۔ رمضان میں ملاقات اور ڈاک وغیرہ بھی بند فرما دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان اولیاء کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اقبال بک ڈپو اینڈ سٹیشنری
آفس سٹیشنری
نوٹ بتاج کمپنی کے قرآن پاک
تمام ورائٹی میں دستیاب ہیں
ہول سیل ڈیلر
048-3703707 - 0334-7523707 نیو اُردو بازار بلاک 12 سرگودھا

مٹن دو پیازہ

اجزاء:

بکرے کا گوشت ..... ایک کلو	ہری مرچیں ..... چند
تیل.....ایک کپ	بڑی الائچی.....دو عدد
پیاز ..... چھ عدد بڑے	لہسن.....تھوڑا سا
دھنیا..... تھوڑا سا	ہلدی پوڈر..... آدھا چائے کا چمچ
دار چینی ..... پسی ہوئی	سرخ مرچ.....ایک چائے کا چمچ
کھوپرا .....1/4 کپ	دہی..... ایک کپ
خشخاش.....ایک چائے کا چمچ	نمک.....حسب ضرورت

ترکیب :

گوشت میں دہی و دیگر سب مسالے ڈال کر ہرا دھنیا، ہری مرچیں اور لہسن بھی ایک گھنٹہ رکھا رہنے دوں، پریشر ککر میں تیل ڈال کر گرم کریں۔ پیاز کاٹ کر فرائی کریں، بادامی رنگت اور خستہ ہونے پر نکال کر علیحدہ بھون لیں، پیاز نکالنے کے بعد اسی تیل میں گوشت بمعہ سب مسالے دہی ڈال کر بھونیں، خشک ہونے پر ایک کپ گرم پانی ڈال کر پریشر ککر کا ڈھکن بند کر دیں۔ تھوڑا سا جو کا پانی ڈال کر ایک چائے کا چمچ خشخاش اور 1/4 کپ کھوپرا پیس لیں، جب گوشت کا پانی خشک ہو جائے تو پسا ہوا کھوپرا وغیرہ بھونیں، آخری مرحلے میں تلے ہوئے خستہ پیاز شامل کر کے ذرا سا زعفران بھی ڈال دیں، ہلکے ہاتھ سے مکس کر کے ڈش میں نکالیں اور ڈش کے اطراف ابلے ہوئے انڈے کاٹ کر سجا دیں۔ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہے ہمسائیوں کو دینا ہرگز نہیں بھولنا۔

http://islamicurdubooks.net

گردش اطوار کو بدل ڈالو
اپنے نفس امار کو بدل ڈالو
اگر رکھتے ہو جذبہ ایمان تو
وقت کی رفتار بدل ڈالو
اسد اللہ آیمانی

موسم گل میں پوچھتے ہو کیا حال تم اس دیوانے کا
جس نے ایک ہی گل کے اندر سارا گلستان دیکھا ہو
علی خان

وہ لوگ بھی ہیں جو ساحل پر طوفان سے سہمے بیٹھے ہیں
کچھ ایسے شناور بھی ہیں جنہیں ہر موج میں ساحل ملتا ہے
فرح نورین

میرے آرزوں کی تمہید تم ہو
میرا چاند تم ہو میری عید تم ہو
آمنہ بتول

اسی کشمکش میں گزریں مری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و ساز رومی، کبھی پیچ و تاب رازی
صائمہ کنول

دل مایوس میں وہ شورشیں برپا نہیں ہوتیں
امیدیں اس قدر ٹوٹیں کہ اب پیدا نہیں ہوتیں
ہوا ہوں اس قدر افسردہ رنگ باغ ہستی سے
ہوائیں فصل گل کی بھی نشاط نہیں ہوتیں
رانا رضوان

بیکاری جنوں میں ہے سر پیٹنے کا شغل
جب ہاتھ ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی
سمعان مدنی

چشم تو وسعت افلاک میں کھوئی ساغر
دل نے ایک اور جگہ ڈھونڈ لیا عید کا چاند
رحیلہ اشفاق

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے، تیرا آئینہ ہے وہ آئینہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں
اسامہ حقانی

مل گیا ذوق طلب کو اک جہانِ جستجو
اور ہمت بڑھ گئی ہے سعی لاحاصل کے بعد
میمونہ، گوجرانوالہ

http://islamicurdubooks.net

تو رہ نورد شوق ہے منزل نہ کر قبول
لیلیٰ بھی ہم نشین ہو تو محمل نہ کر قبول
خدیجہ، پنڈی

اب کے بار پھر عید کارڈ میں اس نے
لفظ ایک بے دھیان سا لکھا ہے
پھر میری عید کرکری کردی
پھر مجھے ''بھائی جان'' لکھا ہے
فائزہ مختار، حیات آباد

کہیں سامان مسرت کہیں ساز غم ہے
کہیں گوہر ہے کہیں اشک شبنم ہے
فوزیہ ممتاز، تونسہ

نہیں ناامید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی
عظمیٰ دانش، لاہور

عمر دراز سے مانگ کر لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے ، دو انتظار میں
حفصہ کوثر، لاہور

کچھ ایسے بھی اٹھ جائیں گے اس بزم جہاں سے
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے
ایمن ناہید

نگاہیں کاملوں پر پڑ ہی جاتی ہیں زمانہ کی
کہیں چھپتا ہے کبر پھول پتوں میں نہاں ہوکر؟
ام مقدس، قصور

آؤ مل کر مانگیں دعائیں عید کے دن
باقی رہے نہ کوئی بھی غم عید کے دن
ہر آنگن میں خوشیوں بھرا سورج اترے
اور چمکتا رہے آنگن عید کے دن
مہوش انجم، ڈی جی خان

اس عید پر پھر ساتھ ہیں میرے
پردیس ،تنہائی اور تیری یادیں
جمیل پردیسی

کیا چیز ہے یہ جلوہ گل میرے دل سے پوچھ
میری نگاہ میں ہے حقیقت بہار کی
آسیہ ندیم آسی

دلچسپ واقعہ ہے کہ کل اک عزیز دوست
اپنے مفاد پر مجھ کو قربان کر گیا
زبیدہ فردوس

میرے محبوب وطن تیرے مقدر کے ''خدا''
دست اغیار میں قسمت کی عناں چھوڑ گئے
حسنین تبسم

☆☆☆

http://islamicurdubooks.net